گلدستہ کرامات

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

الحمد لله که درین ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب موسوم به

گلدستهٔ کرامات

در ذکر کرامات حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی

در مطبع احمدی دهلی طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

سب تعریف اوس مالک الملک خالق الخلق کو شایان ہی جسنے انبیای عظام کو معجزات
وآیات واضح عنایت کرین اور اولیای کرام کو کرامات اور خوارق عادات لایح مرحمت
فرمائین جنکے فیض عام سی انسان ضعیف بنیان ظلمات شک سے نکلکر نور یقین کو پہونچا
اور مشعل ایمان اوسکی خانۂ دل صداقت منزل مین روشن ہوئی لا اله الا الله
وحده لا شریک له من مولف آن خدای خالق ہر دو جہان + شد ازو پیدا زمین و آسمان +
حاکم و عادل کریم است و رحیم + رازق ہر وحش و طیر و انس و جان + شاه میگردد گدا از حکم او +
مرده گردد زنده اندر یکزمان + مشت خاک آدم از الطاف او + شد شریف از جمله مخلوق جهان +
شد قلم از وصف او یکسر قلم + لال میگردد ز تعریفش زبان + شد ز نامش زیب روی زمین +
گشت روشن چرخ از سیارگان + مر بیچاره را بخش ای کریم + بر سرش ہست از گناه بار گران +
و تحفه درود بران حامد و محمود و احمد مجتبی محمد مصطفی علیه الصلوة الملک الاعلی فائز ہو کہ جنکی ذات
بابرکات و وجود جامع الصفات کی طفیل سی مشت خاک پاک انسان بدرجه عالیه اسلام پہونچکر
اکسیر بی نظیر و کیمیای خالص ہوی اور راه ضلالت سی دار الامان ہدایت پر پہونچا الحمد
لله الذی هدانا الی الاسلام بطفیل النبی صلی الله علیه
وسلم وجعلنا مسلما و سمینا مسلما من مولف

آن نبی فخر النبی فخر الامم + شد از و فخر عرب فخر عجم + خیر دنیا خیر دین خیر الانام + اہل علم و
اہل حلم اہل علم + از رخش پر نور شد روی زمین + شد فلک اعلی ز پابوس قدم + صاحب لولاک
والا مرتبت + رحمۃ للعالمین بحر کرم + سرور ار خواہی شوی مقبول حق + ورد کن نام محمد دمبدم +
اور ہزاران ہزار مدح و توصیف بیشمار ہر چہار اصحاب کبار قامع بنیان کفار کو لایق ہی
کہ جن حضرات نی کمر سعی بکمر بند محبت باندہ کر جان و مال سی امداد و انقیاد جناب رسالت
مآب کی کی اور بعد وفات آنحضرت معدن برکت کی بہی وقت بوقت خلیفہ وقت ہنکر ایسی
جان فشانی و عرق ریزی کری کہ ستارہ اسلام کو چرخ ہدایت و ارشاد پر مانند آفتاب روشن
کر دیا اور کفار نابکار کو ایسا بیدریغ تہ تیغ کیا کہ نام گمنام کفر کا حتی الامکان نام کو بہی نہ چہوڑا
ان چہار حضرات کو اگر ہر چہار ستون خانہ دین کہا جاوی تو حق بلکہ اگر چہار عنصر عالم اسلام
لکہا جاوی تو بجا ہی ذلک الکتٰب لا ریب فیہ **من مولف** یار حق ہی جو گوئی ہی دلکسی
یار چار یار + دوستدار مصطفے ہی دوستدار چار یار + انکا جو مداح ہی ممدوح عام ہو گیا + ہر جگہ یہ
مخدوم ہی خدمتگزار چار یار + خار غم کہاتی ہین ہر دم دشمنان بیوقوف ہی شگفتہ جنت تک
باغ و بہار چار یار + جو کوئی آیا وہان لیکر گیا نقد مراد + شاہد مطلوب ہی اندر کنار چار یار + برج
چار و نکی غریق بحر رحمت ہی مدام + نور حق برسی ہی ہر دم بر مزار چار یار + جا بجا تعریف ہی اون
لایق تعریف کی + مشتہر ہی چار سو عز و وقار چار یار + عز اصحاب نبی ہی عزت خیر الانام +
افتخار مصطفے ہی افتخار چار یار + داغ کہاتی ہین ہمیشہ دشمنان اہل بیت + دیکہہ پاتی ہین
جو خندان لالہ زار چار یار + شرر بادا ہی دلسی غلام اہل بیت + اور دل و جان سی عاہی ہر دم وہ نثار چار یار
و ثنای بی انتہا و مناقب لا تعد و لا تحصے اوس جناب فلک رکاب قطب الاقطاب غوث الثقلین
دُرِ دریای مجمع البحرین نور العین حسنین عارف حقانی اولیای لاثانی واقف اسرار صمدانی
محرم رازہای ہمہ دانی غوطہ خور بحر عرفانی محبوب ربانی معشوق یزدانی بانی مہربانی
افسر اولیا سر دفتر اصفیا مقتدای اتقیای فرزند پیمبر دلبند حیدر غوث الدنیا والدین
ابا محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وعن اتباعہ کو سزاوار ہی کہ جنہنی
بحمایت دین محمدی و پیروی صراط مستقیم احمدی گمراہان بی راہ کو راہ راست پر لاکر

مرید خاص بنایا اور مریدی لا تخف اونکی حق مین ارشاد فرمایا **من مولف** افسر اہل صفا
حضرت غوث الثقلین + گشت محبوب خدا حضرت غوث الثقلین + جلوہ گر نور رخش گشت
بعالم چون ماہ + ماہ رو ماہ لقا حضرت غوث الثقلین + مخزن لطف و کرم مطلع انوار قدم +
معدن جود و سخا حضرت غوث الثقلین + مرشد اہل صفا ہادی اقلیم ہدا + مظہر نور خدا حضرت
غوث الثقلین + گر تو خواہی کہ شوی اہل صفا ای سرور + بس بگو صبح و مسا حضرت غوث الثقلین +

عرض حال مولف من بعد یہہ خاکپای خدام جناب عبد القادر غلام سرور خلف مفتی
غلام محمد لاہوری غفر اللہ لہ ذنوبہ وستر عیوبہ فی الدنیا والآخرہ کہ ایک مدت سے بدل با ارادت دربار دُربار
شاہنشاہ گیلانی ہی مدت سی اپنی دل نیاز منزل مین ارادہ مصمم و دلیل مستحکم رکھتا تھا کہ گلہای
مناقب آنحضرت معدن برکت بدستہ ارادت جمع کر کر مریدان با اعتقاد و خادمان حق نما کے
لئی ایک گلدستہ عجیب تیار کری بس اندنون مین کہ اس حقیر نے کتاب مناقب غوثیہ کہ بعبارت فارسی ہے
من تالیف شیخ محمد صادق شہابی ہی ایک محب با توفیق سی پائی تو باوجود کم فرصتی و تلاش
معاش ضروریکی کمر ہمت چست باندہ کر ترجمہ اوسکا بزبان اردو قریب الفہم خاص و عام کیا
کہ اوسکے مطالعہ سی عوام الناس محبت اساس ثواب عظیم و اجر عمیم حاصل کرین اور بجہہ گنہگار
نامہ سیاہ کی حق مین دعای مغفرت مانگین اور چونکہ اس کتاب کرامت مآب مین فقط ذکر کرامات
غوث الاعظم ہی لہذا بگلدستہ کرامات موسوم ہوی اور ظاہر ہی کہ انسان ضعیف بنیان
سراسر مرکب بخطا و نسیان ہی پس یہہ ہیچمدان سراپا نسیان ہی امیدوار احسان نظارگیان والا شان
ہی کہ اگر نظم و نثر اس کتاب مین سہو یا خطا جانب مولف سی وقوع مین آئی ہووی تو بچشم عنایت
چشم پوشی کو کام فرماوین یا بخامہ عنایت شمامہ و قلم اصلاح اوسپر اصلاح فرما کر انگشت
نمائی سی ہاتہہ اوٹھاوین **من مولف** رہی گی سالہا یہہ طرفہ تالیف + اور اس خاکی کی بس
اور جای گی خاک + بدست عفو ڈہکے عیب میری + اگر پاوی خطای اہل دراک + اور واضح
رای مہر انجلای مریدان با ارادت ہو کہ اس کتاب گلدستہ کرامات مین کل اکیانوین مناقب
جناب فلک رکاب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی کی درج ہین اور عمر شریف بہی آنحضرت
معدن برکت کے اکیانوین سال کی تہی اگرچہ کرامات و خوارق عادات آنجناب کرامت مآب

کی بی حساب مین قلم اور زبان کا کیا امکان ہی کہ تحریر اور تقریر کری مگر اس حساب سے
فی سال عمر شریف آنحضرت کی ایک ایک کرامت و مناقب حافظہ شمار مین آگیا اور جسقدر
غزلین تعریف آن جناب مین خاتمہ ہر ایک مناقب پر لکھی ہین وہ فقط اس حقیر کی قلم عجز رقم سے
تحریر ہوی ہین **قطعہ تاریخ فارسی من مولف** جو این باغ کرامات جناب غوث صمدانی +
بروی عالم دنیا شگفتہ از فضل یزدانی + عجب نور علی نور ہمچو گلزار بہشت آمد + کہ از نظارہ
اش چشم نظر گردید نورانی + بود سرسبز دایم این چمن در گلشن عالم + بلطف غوث
اعظم حضرت محبوب سبحانی + گل وصفش ز بس گل گل شگفتہ ست اندرین بوستان + شدہ
بر گل بوشکش سینۂ گلزار بستانی + چو سرور سال تالیفش بجست از عندلیب دل + جوابش گفت
رضوان باغ محی الدین گیلانی + **قطعہ تاریخ اردو از مولف** جبدم کہ یہہ مجموعہ عالی
ہوا تیار + باندھا گیا ایک دستہ گلہای کرامات + سرور دہین وقت رقم بلبل خوشگو +
بولا یہہ ہی گلدستۂ گلہای کرامات + اور ایک حضرت صاحب مروت کان محبت مہربان
جزو کل اس عاصی کی مسمی بفریدالدین و متخلص بفرید ہین تعریف و توصیف اونکی کس
قلم سی لکھی جاوی کہ ایسی وقت تا وقت مین ایک استاد زمانہ اور یگانہ عصر ہین اور کمترین
کو بہی جو قدری قلیل ربط سخن گوئی ہی تو اہنین کی ذات بابرکات کی عنایت کی تاثیر سے
ہی حقیقت مین اسم بامسمے ہین چنانچہ حسب استدعائی ابن لاشئی اونہون نی بہی دو قطعہ
تاریخ تالیف اس کتاب کی عنایت فرمای کہ بصورت غنچہ تازہ درج گلدستہ ہذا ہوتی ہین
قطعہ تاریخ از فرید از فیض باغبان گلستان کائنات + شاداب گشت این چمنستان
سروری + تاریخ نو شگفتن آن چون فرید جست + جبریل گفت گلشن عرفان سروری + **قطعہ
ثانی** سرور ملک سخن چون منقبت ہا زد رقم + یعنی وصف غوث سرو بوستان حیدری +
بس فرید از بہر تاریخش چو کردم جستجو + گفت خضرم سبزہ زار بوستان حیدری + در ذکر
**اصلاب و اولاد سیدنا و مرشدنا محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی
قدس اللہ سرہ السامی** معتقدان با اعتقاد و مریدان حق یاد پر واضح ہو کہ محبوب
الثقلین سید کونین قرہ باصرہ حسنین ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی بن سید

ابوصالح بن سید موسی بن سید عبد اللہ بن سید عمر زاہد بن سید محمد روحی بن سید داود
بن سید موسی ثانی بن سید عبد اللہ ثانی بن سید موسی ثالث بن سید عبد اللہ محسن بن سید محمد
المشہور بحسن مثنی بن امام ذوی الاحترام حسن علیہ السلام بن جناب ولایت مآب اسد اللہ
الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور والدہ ماجدہ آنحضرت کی بی بی فاطمہ بنت
شیخ عبد اللہ صومعی تھی بن سید ابو الجمال بن سید ابو محمد بن سید احمد بن سید طاہر بن
سید کمال بن سید علی بن سید علاؤ الدین محمد بن سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر
بن سیدنا و مولانا امام زین العابدین بن سید الشہدا شہید دشت کربلا نور العین سید کونین
امام حسین علیہ السلام بن علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تھی اور جناب
و مولانا غوث الاعظم دستبیع جناب شیخ ابو سعید اور وہ مرید جناب شیخ ابو الحسن اور وہ
خادم شیخ ابو الفرح اور وہ خوشہ چین خرمن شیخ عبد الواحد اور وہ مرید باارادت شیخ
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور اونہوں نی کرامت ولایت حضرت شیخ جنید بغدادی
سی حاصل کری اور اونہوں نی یہہ نعمت عظمی حضرت معروف کرخی سی پائی اور جناب
معروف کرخی صاحب فیضیاب خاندان عالی شان جناب سید امام علی موسی رضا اور
جناب داود طائی کی تھی اور شیخ داود طائی صاحب شرفیاب خاندان شیخ حبیب رحمۃ
اللہ علیہ کی ہوی اور اونہوں نی یہہ عطیہ کبری جناب شیخ حسن بصری صاحب رضی اللہ
تعالی عنہ سی حاصل کی اور حضرت شیخ حسن بصری صاحب خوشہ چین خرمن جناب علی المرتضی
علیہ السلام تھی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور سید ابو صالح والد ماجد آنحضرت کی ابتدا اواسط
عمر مین محض لاولد تھی جب عمر مبارک بی بی فاطمہ والدہ معصومہ آنحضرت کی ساٹھہ
سال تک پہونچ گئی تو آنحضرت تولد ہوئی اور بعد حضرت کی سید ابو عبد اللہ احمد برادر حقیقی
آنحضرت کے رونق افزای عالم دنیا ہوی مگر بعالم جوانی بلا ناکتخدا ہونی کی اس
جہان فانی سی تشریف فرمای عالم جاودانی ہو گئی اور آنحضرت کے دولت خانہ
کرامت نشانہ مین دس پسر تھی اور ایک دختر تولد ہوئی دختر معصومہ کہ مسمی بسم بی بی نصیبہ
تھی لاولد فوت ہوی اور تفصیل صاحبزادہ آنحضرت کی یہہ ہی۔ سید عبد الوہاب

سید عبدالرزاق سید عبداللہ سید عبدالعزیز سید عبدالجبار سید محمد عیسی سید ابو اسحٰق
سید ابو الفضل محمد سید ابو نصیر سید محمد زکریا یحیی کہ تین صاحبزادی اوس مین صاحب
اولاد ہوی سید عبدالوہاب و عبدالرزاق و سید عبداللہ اور باقی سب صاحبزادی لاولد رہی
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسم شریف آنحضرت کا شیخ عبدالقادر اور لقب مبارک
محی الدین ابو محمد اور مولد شریف شہر گیلان تہا اور مزار پر انوار بمقام اشرف البلاد بغداد
ہی اور تولد آپکا سنہ چارصد و ہفتاد و یک ہجری اقدس مین واقع ہوا کہ لفظ عاشق
سی اخذ کیا گیا ہی اور وفات شریف کی آنحضرت کی سال پانصد و شصت و دو ہجری
مین وقوع مین آئی کہ لفظ معشوق الٰہی سی عیان ہی اور سنین عمر آپکی کل اکیانوین
برس تہی کہ لفظ کامل سی ظاہر ہوتی ہین بقول شخصی لاَاعلم جناب غوث اعظم
قطب عالم + کہ نورش تافت از مہ تا بماہی + سنینش کامل و عاشق تولد + وفاتش دان
تو معشوق الٰہی + روایات از جناب شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت
گنج بخش کبیر و عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کتاب بہجت الاسرار مین جو من
تصنیف حضرت عالیدرجت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہی لکہا ہی کہ فرمایا
جناب شیخ الخیر والکل و غوث الثقلین و غوث الاعظم والفرد الافخم والبازی الاشہب
قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہ مین
اپنی جد امجد کی قدم پر ہون نہ اوٹہایا کوئی قدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کسی مقام سی کہ نہ رکہا مینے کہ نہ رکہا مین نی قدم اپنا اوس جگہہ پر اور جیسی کہ قدم
آنجناب رسالتمآب کی گردن سائر انبیا پر ہین ویسی ہی قدم ہماری ہی گردن پر کل
اولیاء اللہ کی ہین اور جناب صاحب العلامات العالیہ والکرامات الجلیہ حضرت شیخ احمد
گنج بخش کبیر قدس سرہ اپنی رسالہ مین رکہتی ہین کہ مناقب اور کرامات حضرت
غوث الاعظم کے اسقدر ہین کہ نہین لکہی جاتی اور اوراق اشجار روی زمین
کی اگر کاغذ ہوجائین و شاخہای درختان ہفت اقلیم سی اگر قلم بن جائین اور
تحریر کنندہ اونکی کل مخلوق جن و انسان و ملک و وحش و طیر تو بیشک قاصر ہون

اور عاجز آجائین اوسکی تحریر سی اور جناب شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین کہ کرامات اور خوارق عادات حضرت غوث الاعظم کے بی شمار اور بے نہایت ہین
جیسے کہ تہی معجزات انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا تعد و لا تحصے اور جیسے کہ آنجناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تہی نبی الثقلین ویسی ہی تہی آنجناب ولی الثقلین محبوب الٰہی
بلکہ شیخ الجزو الکل اور جیسے کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر روز میثاق سے
مرسل ہوئی اور فرمایا کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ویسی ہی آنجناب فیضمآب
روز میثاق سے ولی کئی گئی اور کتاب مناقب معراجیہ مین درج ہی کہ جیسی کہ نہین بیٹھتی تہی
مکھی جسم مبارک خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ویسی ہی دور رہتی تہی مکھی بدن شریف
انحضرت عالی درجت سی اور جیسے کہ عرق در نور غرق جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ
والسلام کا ہوتا تہا معطر اور خوشبو بوی مشک او عطر سے ویسی ہی معطر تہا عرق جسم
آنجناب کرامت مآب رضی اللہ تعالی عنہ کا اور جیسی کہ زمین کہا جاتی تہی بول و غائط انحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کسی شخص نی بول و غائط آنجناب کا بہی بردہ زمین پر
نہ دیکہا اور اکثر فرمایا کرتی تہی آنحضرت رضی اللہ عنہ کہ نہا وجود جدے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم لا وجود عبد القادر پس یہہ کلام معرفت التیام آنحضرت کی دلالت کرتی ہی اوپر
فنای اتم اور محو کامل آنجناب کے بیچ ذات بابرکات انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ
ازراہ فرط عشق و محبت ذات در ذات ہوکر فنا فی الرسول ہوگئی تہی ذاتاً و صفاتاً قولاً و
فعلاً حالاً و کمالاً کہ یہہ رتبہ سوای ذات غوثیہ کے اور کسی اولیاء اہل ولایت کو حاصل نہین
ہی پس ثابت ہوا کہ رتبہ حضرت غوث الاعظم کا سائر اولیاء اللہ سے اعلے اور بلند تر ہے
پس مریدان با ارادت اور معتقدان با اعتقاد آن جناب کو فرض عین ہی کہ محبت آنجناب
کی دل محبت منزل مین ایسی رکہین کہ وہ محبت زن و فرزند اور خویش و اقربا سے فایق ہو
اور نگینہ دل مین نقش اسم مبارک آنحضرت کا لنقش علی الحجر قایم کرین اور مناقب و کرامات
آنجناب کرامت مآب کی گوش دل سی سنکر یقین کرین اور عشق اپنی کو بڑہاوین کہ رتبہ معلی
پاوین بتصدیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ من امن بکرامات الاولیاء فقد

أمن معجزات الانبیاء ومن انکر معجزاتهم فقد انکر معجزاتهم نعوذ بالله
تعالی منها از مولف گوش کن از گوش باطن نام محبوب خدا + دان مکرم از همه اکرام
محبوب خدا + گر تو از اهل یقینی بالب صدق و یقین + نوش فرما جرعهٔ از جام محبوب خدا +
شو مسلمان دور کن اسلام و کفر از اندرون + وز درون تسلیم کن اسلام محبوب خدا +
بندهٔ خاصِ جناب کبریا شو بالیقین + فیض حاصل کن ز فیض عام محبوب خدا +
سرمه کرد ند اهل بینش از ره تصدیق دل + خاکپای جملگی خدام محبوب خدا + حب محبوب خدا
در قلب خود کن جانشین + کن سر دشمن تهِ صمصام محبوب خدا + یاد کن نام جناب غوث
اعظم روز و شب + هر سحر گو محی دین هر شام محبوب خدا + در زمین آن نام نامی
بر زبان ها ورد شد + بر فلک افراشتند اعلام محبوب خدا + کمترین خادم درگاه او
شو سرورا + در جهان نامی شوی از نام محبوب خدا + **مناقب اول در ذکر شب**
معراج آنحضرت صلے الله علیه وسلم کے فرمایا جناب فلک کاب غوث
الاعظم محبوب سبحانی قدس الله سره السامی نے کہ جناب سالت مآب امام المرسلین
خاتم النبیین رسول رب العالمین علیه الصلوة والسلام شب معراج تشریف فرمائے
معراج ہوے تو بعد طے منازل ہفت آسمان جب بوسیله جمیله جبرئیل تا سدرة المنتہی
رونق افروز ہوی تو جبرئیل رخصت ہوئی اور عرض کی کہ **شعر** اگر یکسر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم + اوسوقت جناب الٰہی جل شانہ نے میری روح کو ارشاد کیا اوس
مین نے حسب ارشاد جناب باری قدم مبارک جناب پیغمبر خدا کا اپنے کاندہے پر
ہو ہٹایا اور پہونچا دیا آنحضرت صلے الله علیه وسلم کو تا مقام قاب قوسین او ادنی
جب جناب سالت مآب اس خدمت ہماری سے نہایت خورسند ہوی تو فرمایا۔
یا ولدی قدمی هذه علی رقبتك و قدماك علی رقاب کل ولی الله اوس
فرماتے ہین مشائخان صاحب روایت کہ موجود تہی نشان قدم آنحضرت صلی الله
علیه وسلم کی بہی دوش مبارک آنحضرت پر جیسے کہ روشن تہا نشان مہر نبوت کا
دوش جناب سالت مآب پر فرماتے ہین شیخ ابو القاسم ساپانی قدس الله سرہ ربانی

جناب کرامت مآب ولایت انتساب غوث الثقلین محبوب سبحانی کے کہ جب جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر شب معراج تشریف فرمای چرخ برین ہوئے تو تمام ارواح انبیا و اولیا اپنی مقامات سی واسطی استقبال جناب ممدوح کے حاضر ہوے اور شرفیاب شرف زیارت ہوکر شرافت دارین حاصل کی جب متصل عرش معلے تشریف لے گئے تو عرش کو بہایت اونچا اور بلا زینہ پایا اوسوقت بحکم رب العالمین روح جناب امیر المومنین غوث الاعظم اوس مقام پر حاضر ہوئی اور کتف مبارک اپنا زیر قدم جناب رسالت کی جھکا کر عرض کے من مولف دوش پہ میرے قدم رکھیگا کرکر کرم + تاج ہی سر پہ میری خاک قدم آپکی + چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک اپنا دوش شریف جناب غوثیہ پر قایم کیا بمجرد رکھنی قدم کے عرش اعظم پر پہونچ گئے اور متوجہ جناب الہی ہوکر دریافت فرمایا کہ یہ شخص کون اور کس خاندان عالی شان سی ہی کہ بو آتی ہی مجکو اس سی محبت کی ایسی کہ جاہتا ہے دل میرا اسکو مانند فرزندان صلبی کے ارشاد ہوا کہ ھذا ولدک اسمہ عبد القادر لو لا ختمت النبوۃ علیک لکان ھو اھلا لھا بعدک اور فرمایا جناب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نی کہ اوسوقت ارشاد کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی میری طرف مخاطب ہوکہ اے فرزند دلبند و پسر سعادت مند خوشخبری ہو پھر خوش خبری ہو تجکو کہ کیا حق سبحانہ تعالے نی تجکو وزیر میرا میری بعد دنیا مین اور آخرت مین اور جیسا کہ رکھا گیا قدم میرا تیری دوش پر ایسی ہی ہوگا تیرا قدم کل اولیاء اللہ کے گردن پر اور اگر ہوتی ختم نبوت ہماری نام پر اور نہ کیجاتی ہم ختم المرسلین تو دیا جاتا تجکو رتبہ نبوت کا مگر ابھی کیا تیری ذات کو میری رتبے میری بعد ایسا کہ نہ کیا کسی اور کو۔

رباعی از مولف مبارک اے ولی تجکو ہو یہہ درجہ ولایت کا + ملا کسی سی معلے تر نہی رتبہ کرامت کا + نہو کیونکر تیرا پایہ جہان مین عرش سی اونچا + کہ ہو بچا تیری کندہی پر قدم شاہ رسالت کا + اور نیز روایت ہے کہ جب پیغمبر برحق شب

معراج رونق افزای زیر عرش برین ہوی تو عرش کو نہایت اونچا اور بلند دیکہہ
منتظر امداد الٰہی ہوی کہ اس اثنا مین روح پرفتوح حضرت غوث الاعظم نے حاضر ہوکر
گردن جہکائی اور عرض کی کہ سوار ہوجیئے جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ من انت
عرض کی کہ انا ولدک عبد القادر چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے براہ محبت
قدم شریف دوش مبارک آنحضرت پر رکہا اور کہا کہ قدمی علی رقبتک و قدماک
علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالیٰ اور نیز بعضے سادات صوفیہ سے روایت ہے
کہ فرمایا غوث الاعظم نے کما شرف اللہ تعالیٰ وحی فی لیلۃ المعراج برویۃ
جدی رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واطلعنی علی ما الہمہ
اللہ تعالیٰ قال یا محمد اعلمت من ہذا الرجل فقال یا رب انت اعلم منی بذلک
فقال سبحانہ وتعالیٰ شانہ ہذا ولدک من نسل الحسن واسمہ عبد
القادر جعلتہ محبوبی بعدک و سیکون شانہ بین الاولیاء کشانک
بین الانبیاء فقال لی یا ولدی وقرۃ عینی قد طاب قلبی برویتک و
طاب خاطرک برویتی وانت محبوب اللہ ومحبوبی وواردی معی
فی مقام ولا شئ و وضعت قدمی ہذا علی رقبتک و قدماک علی رقاب
جمیع اولیاء امتی اور کتاب لطائف لطیفہ مین جو من تصنیف عمدہ خلفای خاندان
غوثیہ خواجہ کمال الدین بن شیخ المشائخ خواجہ عبد اللطیف بغدادی سے ہے لکہا ہے
کہ معراج کے رات مین روح پرفتوح حضرت سلطان محبوبان شاہ نجد و بان غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کے بغلبہ شوق و مشاہدہ جمال باکمال خاتم المرسلین اپنے
مقام سے کہ منتہاے مقام اولیای اللہ تہا انتقال فرماکر او تجسد بجسد لطیف
ہوکر براہ حصول ملازمت کیمیا خاصیت آنحضرت معدن برکت کے بمقام معراج
حاضر ہوی اور قدم مبارک آنحضرت کے دوش شریف پر اوٹہا کر بمقام عرش کے پہنچایا
اوسوقت ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ یا محمد آپ کے قدم کے نیچے یہ روح کس کے ہے جواب
دیا کہ تم نام اسکا عالم الغیب جانتے ہین مگر اتنا معلوم ہے کہ دل ہمارا اراہ فرط

محبت اس شخص کی ایسا رعب ہی کہ دل سی پیار کرتے ہین اور اس شخص کے سینہ
بی کینہ سی ہمکو بوی محبت آتی ہی ارشاد ہوا کہ یہہ شخص فرزند دلبند آپکا ہے نسل امام
حسن بن علی بن طالب سی اور نام نامی اسکا ہم نی عبدالقادر رکہا اور کیا ہمنے اسکو
ولی دنیا اور آخرت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ خطاب الٰہی سنکر سجدۂ شکر
ادا کیا اور انجناب رضی اللہ عنہ کے طرف مخاطب ہوکر فرمایا یا ولدی قد طاب خاطری
بروئیتک و طاب خاطرک بروئیتی وانت محبوب اللہ ومحبوبی وخلیفتی وقدمی ہذہ
علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالیٰ لا اعلم ای کہ از نور
تو روشن شدہ انوار قدم + نام نامی تو شد ورد زبانم ہردم + مصطفے پای مبارک
بنہد بر دوشت + پس چرا تو نہی بر سر ارباب قدم + اور کتاب حرز العاشقین مین
شیخ الانام فرید العصر وحید الدہر شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہم نے
تحریر فرمایا ہی کہ شب معراج واسطے سواری رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے
براق تیز رفتار حاضر ہوا تو وقت سواری براق نی قدری تندی کی تو جبرئیل علیہ السلام
نی باواز بلند براق پر خفگی کی اور فرمایا کہ تو نہین جانتا کہ محمد رسول اللہ خاتم المرسلین امام المتقین
شفیع المذنبین تجہپر سوار ہوتی ہین پس یہہ وقت موقع شکر ہی نہ تندی کا بہ استماع
اسبات کی براق زار زار رونی لگا اور عرض کی کہ آپ جسکے دن رسول اللہ مجہہ
ناکارہ براق پر سواری فرماتی ہین اور بروز قیامت مجہہ سی زیادہ حسن کے براق دروازہ
جنت پر موجود ہونگے ایسا نہو کہ اوسوقت آنحضرت سوای میری اور کسے براق
خوبصورت کی طرف میل فرماوین تو اوسوقت مجہہ مہجور مغموم کا کیا حال ہوگا آج
کی روز مجہہ سے عہد واثق ہو کہ اوسکا ایفا روز قیامت مین آوی چنانچہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے براہ فرط عنایت ایک ضرب دست مبارک کے اوسکے گردن پر
ماری اور فرمایا کہ یہہ نشان ہماری ہاتہہ کا تیری گردن پر بروز قیامت بصورت آفتاب
روشن ہوگا اور سواری ہماری تجہہ ہی پر ہوگے براق پر اشتیاق یہہ دلجوئی آنحضرت
کی سنکر ایسا پہولا کہ چالیس گز زیادہ قد سابق سی ہو گیا اوسوقت شہسوار میدان

ہونے کے سبب بڑہ جانے براق کی سواری مین قدرے توقف فرمائی تو فوراً روح پر فتوح غوث الاعظم حاضر ہوئی اور گردن جہکا کر عرض کی کہ یا سیدی ضع قدمک علی رقبتی وارکب شعر سبر بزیر قدمت می نہم ومی نازم + چشم بد دور کہ مشب شب معراج من ہست + شعر گر بر سر وچشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی شعر من مولف آئیے کبھی کرم رکھیئے قدم سر پر میرے + آپکی خاک قدم سرمہ ہے میری آنکھہ کا + چنانچہ حسب التجائی جناب محبوب الٰہی حضرت رسالت پناہی دوش پر آپکی سوار ہوئے اور فرمایا یا ولدی قدمی علی رقبتک وقدماک علی رقاب جمیع الاولیاء اللہ تعالے

تنبیہ پس واضح ضمیر محبت تخمیر مریدان جناب غوثیہ ہو کہ احوال سواری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدوش مبارک جناب غوثیہ لشب معراج سنکر تعجب نکرنا چاہیے کیونکہ ایسی واقعات اور بہی لشب معراج بہت وقوع مین آئی ہین کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر نے لشب معراج بہشت مین حضرت بلال موذن کو سیر کرتی ہوئی دیکہا اور حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو بمقام مقعد صدق عند ملیک مقتدر بخواب راحت پایا اور مسماۃ عمیصا بنت ملحان اور منکوحۂ ابو طلحہ کو بہشت مین موجود پایا اور نیز روایت ہی کہ لشب معراج جناب سید المرسلین نے موسی علیہ السلام سی ملاقات کیے اور موسے علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت فرمایا کہ کوئی شخص علمایان امت اپنی سی طلب کیجیے کہ اوسوقت وہ ہم سے ایک دو سخن کری آنحضرت نے روح امام محمد غزالی کو کہ حاضر تہا حضرت موسیٰ کی سامنی حاضر کیا اول فیمابین السلام علیک ہوئی من بعد جناب موسی نی امام صاحب سی مخاطب ہو کر فرمایا کہ ما اسمک امام صاحب نی جواب دیا کہ محمد بن محمد الغزالی حضرت موسی نی فرمایا کہ ہمنے فقط تمہارا نام پوچہا ہے تمہاری باپ کا نام استفسار نہین کیا باپ کا نام کہنے سے کیا فائدہ تہا امام صاحب نے جواب دیا کہ حق تعالی نی آپ سی دریافت فرمایا تہا کہ ما تلک بیمینک یا موسی اوسوقت آپنی جواب دیا تہا کہ ھی عصای اتوکؤ علیہا واھش بہا علی غنمی ولی

فیہا مآرب اخری اگر آپ فقط لفظ عصای ہی فرمادیتی توجواب سوال کافی
تہا اتنی تقریر زاید بلا دریافت الٰہی آپنی کسواسطی فرمائی موسی علیہ السلام نی جواب دیا
کہ ہم سی از جانب الٰہی سوال ہوا تہا کہ ماتلک بیمینک یا موسی ہم نی یہہ جانا کہ یہہ سوال
من جانب عالم الغیب والشہادہ نہین ہی بلکہ بجہت استیناس دل ہماری کی ہی بس
باقتضای حال و مقام یہہ کلمات ضمنی زیادہ بیان کئی امام صاحب بعد لی کہ جب آپنی مجکو واسطے
کلام کی طلب فرمایا تومین نی بہی باظہار حال اپنی یہہ کلام کہی موسی علیہ السلام نی یہہ
جواب امام صاحب کا سنکر سکوت فرمائی اور لاجواب ہوگئی جناب رسالت مآب نی مشاہدہ اسکا
دیکہی او جسارت امام صاحب کے اپنی عصای مبارک سی اشارت خاموشی کی کی کہتی ہین
کہ جب امام غزالی قدس اللہ سرہ العالی نی دنیامین ظہور کیا تو وہ نشان عصای آنحضرت
کا جسم شریف امام صاحب پر نمایان تہا اور فرمایا قدوہ اولیای دین رہبر دین متین
شیخ نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نی کہ شب معراج جب جناب پیغمبر خدا براق برق
رفتار پر سوار تہی اوسوقت حاشیہ مبارک جناب کا میری دوش پر تہا اور مین بجانب راست
آنحضرت کی اردلی مین تہا **غزل من مولف عفی عنہ** ای دلا کن ورد نام غوث
اعظم دمبدم + محی دین گو محی دین ہر آن وہر دم دمبدم + ہان ز جام عشق معشوق الٰہ
مست شو + تا شود دور از دلت درد والم غم دمبدم + گر تو می خواہی کہ گردی سرور
ہر دو سرا + گردن خود پیش آن سردار کن خم دمبدم + سرمہ کن در چشم خاک آستان محی دین
یاد کن از شوق دل با چشم پر نم دمبدم + سرور از کمتر مریدان جناب پاک تست + کن نظر
بر حال و یا غوث اعظم دمبدم + **مناقب دوم در اظہار کرامات**
تولد آنجناب کرامت مآب رضی اللہ عنہ راویان شیرین کلام و حاکیان
صداقت التیام روایت کرتی ہین کہ محبوب سبحانی و مرغوب ربانی قدس اللہ
باسرارہ السامی بتاریخ اول ماہ رمضان المبارک سنہ چار صد و ہفتاد و یک
ہجری مقدس تولد ہوی اور شب تولد آنحضرت کے کہ شب معراج اولیاء اللہ
تہی پانچ کرامات آن پاک ذات کی وقوع مین آئین اول یہہ کہ اوس رات روح پر فتوح

خاتم النبیین معہ ازواج جمیع اصحاب کبار وصغار و اولیای نامدار رونق افروز
خانہ کرامت نشانہ آن ولی زمانہ ہوی اور والدین شریفین ان نور عین حسنین کو مبارک
دی اور فرمایا کہ یا ولدی یا ابا الصالح اعطاک اللہ تعالی ابنا صالحا وہو ولدی
ومحبوبی ومحبوب اللہ تعالی سبحانہ وتعالی شانہ وسیکون لہ شان عالی فی
الاولیاء والاقطاب کشانی فی الانبیاء والرسل فی الدنیا والآخرۃ دوم شب تولد
آنحضرت شہر عالی شان گیلان مین کوئی دختر تولد نہوئی اور جسقدر پسر پیدا ہوی کلہم
اولیای عصر وولی زمانہ ہوی اور تمام لڑکے اوس رات شہر گیلان مین ایک ہزار ایک سو
پیدا ہوی اور حضرت شیخ عیسے برہان پوری تحریر فرماتی ہین کہ جب نطفہ مقدس جناب
غوث الاعظم کا صلب والد ماجد سے رحم والدہ معصومہ مین قرار پکڑا احباب الٰہی جل شانہ نے
بخاطر محبوب غوث اپنی کی صد ہا نطفہ اولیاء اللہ پشت پدر سے رحم مادر مین قرار دیا کہ یہہ
اولیا ایکی ہم عصر اور ہم عہد ہون اور لائق صحبت آنجناب ہوکر فیض اتم حاصل کرین
تیسرے یہہ کہ بہ شب تولد آنحضرت ملائکان ہفت آسمان و زمین باو کاب جناب رسالت مآب
جل شانہ فیض نشانہ آنحضرت حاضر ہوی اور والدین عالیین آنحضرت کو بشارت دی کہ
اولیای اولین وآخرین تمہاری فرزند ارجمند سعادت پیوند کے تحت الحکم ہونگی اور گردن
کل اولیای کرام بر قدم اونکا رکہا جاویگا نافرمان اور راندہ اونکا راندہ درگاہ الٰہ ہوگا
چوتہی آنحضرت شب غرہ ماہ رمضان تولد ہوی اور تمام ماہ تک بجز وقت افطار روزہ شیر
اپنی والدہ کا نہ پیا بلکہ تا سن شیر خواری یہہ ہی وتیرہ آنحضرت کا جاری رہا پانچوین
یہہ کہ حین تولد سی نقش قدم مبارک آن سرور رسالت مآب دوش مبارک آنجناب پر
عیان بلکہ بصورت ماہ شب چہاردہم درخشان تہا کہ بہ شب معراج روح پر فتوح آنجناب
نبی جناب خاتم المرسلین کو اپنی دوش مبارک پر اوٹہا کر بمقام عرش معلے پہونچایا تہا
اور ولادت باسعادت آنحضرت کی بشہر عالی شان گیلان وقوع مین آئی اور شہر گیلان
ایک شہر ہے مرکب یا بفاصلہ سہ روزہ راہ اشرف البلاد بغداد سے اور بوقت تولد
آنحضرت کی والدہ ماجدہ آپکی بعمر ساٹہہ برس کے تہین ایسی سن مین تولد ہونا آنجناب کا

گویا یہہ بہی ایک کرامات آنجناب مین داخل ہی کہ بالکل ایام یاس ہین اور چہرۂ مبارک آنحضرت کا ایسا بصورت آفتاب روشن تہا کہ کیسا ہی مرد پردل اور پرحوصلہ ہو کر خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوتا تو ماری رعب کی اوسکو تاب گفتگو نرہتی **فرد از مولف**

ہو جسکی سامنی بی تاب آفتاب کی تاب ÷ یہہ تاب کیا ہی مقابل ہو ماہتاب کی تاب ÷

غرض کہ حسن یوسف علیہ السلام اور اخلاق محمدی اور صدق صدیق اکبر و عدل عمر و حلم عثمان و شجاعت حیدری کلہم اونکی ذات بابرکات مین جلوہ گر تہی **غزل من مولف**

غوث دین بحر کرامت کے گہر پیدا ہوی ÷ واہ کیا چرخ نبوت پر قمر پیدا ہوئی ÷
ہین ثناخوان جنکی سارے وحش و طیر و انس و جان ÷ کیا ہی ذی شان یہہ شہ جن و بشر پیدا ہوی ÷
حسن یوسف خلق احمد اور شجاعت حیدری ÷ وصف تہی جتنی سوا ان مین سر بسر پیدا ہوی ÷
تہی شہ مردان علی مرتضی شیر خدا ÷ غوث اعظم محی دین جنکی پسر پیدا ہوی ÷
ہی ان تنہا یہہ سرور الغیاثا ای شاہ دین ÷ ایک تن ہی جسپہ سو رنج و ضرر پیدا ہوی ÷

مناقب سوم در ذکر طعام و شراب و عادات آنحضرت رضی اللہ عنہ

کی کتاب بدایۃ الاحوال مین تحریر ہی کہ جناب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی کبہی ایسا اتفاق ہوجاتا تہا کہ چالیس نار اردگندم اور گوشت کامل گاو کا تناول فرمالیتی تہی اور باوجود نوشجان کرنی اسقدر طعام بکثرت کی پہر بہی آپکو حاجت قضاحاجت اور بول کی نہین ہوتی تہی کیونکہ آتش عشق الہی اسقدر آپکے سینہ بی کینہ مین جوش زن تہی کہ سکا سب کہانا جل کر بہضم ہو جاتا تہا اور کبہی ایسا موقع بہی وقوع مین آجاتا تہا کہ ایک ایک ہفتہ تک حالت صوم مین گذر جاتا اور یہہ بہی قاعدہ مستمرہ اور عادت معہودہ تہی کہ آپ ہر نماز کے وقت غسل تازہ اور وضو جدید فرماتی تہی کبہی تمام عمر مین ایسا اتفاق نہوا کہ آپ نی بی وضو تازہ و غسل جدید ادای صلوۃ کیا ہو اوقات شبانہ روز آپکے منقسم تہی جس جس وقت مین جو جو کام مقرر تہا وہی پیش تہا وہ وقت ہوا کرتا تہا اور اکثر اوقات آپکی شب و روز مین ادای نوافل اور ذکر الہی مین صرف ہوتی تہی اور لباس مبارک آپکا بہی نہایت

نہایت عمدہ اور پاکیزہ اور بیش قیمت اور لطیف ہوا کرتا تہا اور کبہی کوی پوشاک
ایک دن سی زیادہ آپ کی بدن پر نہین رہتی تہی اور سوداگر اور تجار اقالیم دور
و دراز سی پارچات عمدہ اور لباس ہای بیش قیمت آپکی واسطی لایا کرتی تہی اور
تمام عمر بہر مین آپنی کبہی پشت بقبلہ ہوکر اجلاس نہین فرمایا تہا اور اشیا معطر سے
آپ کو نہایت شوق تہا کہ بہنگام مصروفیت عبادت جسم شریف اور لباس کو اسقدر
عطر لگایا جاتا تہا کہ تمام مکان عالی شان مدرسہ معطر ہوجاتا تہا اور اکثر یہہ شعر
اپکی زبان حق ترجمان پر رہتا تہا **شعر** ہزار بار بشویم زبان بعطر و گلاب + ہنوز
نام توگفتن کمال بی ادبی ست + اور بعض اوقات یہہ کلمات مسرت سمات بہی
فرمایا کرتی تہی قوت قلوب المساکین لاحول ولا قوۃ الا باللہ و قوت
قلوب العاشقین لا الہ الا اللہ **غزل من مولف** ای ز نور روی تو
روشن شبستان رسول + وی نہ سرو قد تو زیبا گلستان رسول + دست تو پر از مراد
دوجہان شد از علی + دامنت شد پر گہر از فیض دامان رسول + قرۃ چشم حسن
فرزند دلبند بتول + غنچہ خوش رنگ و خوشبوی ریستان رسول + سید والا مناقب فخر
اولاد علی + بیش قیمت گوہری پر نور از کان رسول + رحم کن بر سرور زار مرید کمترین +
چون زدم از صدق دل دستی بدامان رسول + **مناقب چہارم در بیان ہونی**
ندای غیب آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بعالم طفولیت در باب اختیار
کرنی درجہ عاشقی یا معشوقی کی شائقان راہ گفتار در راویان صدق
شعار بیان طراز ہین کہ جناب سلطان العاشقین و المعشوقین محبوب رب العالمین قدس اللہ
سرہ ایک روز بعالم طفولیت بصحن دولت خانہ فیض کاشانہ طفلان ہم عمر سی متوجہ
تہی کہ ناگاہ ایک آوازہ فیض اندازہ ہاتف غیب سی گوش حق نیوش جناب مین آئی
کہ ای محبوب مرغوب و معشوق مطلوب عاشقی اور معشوقی سی کونسا رتبہ آپ کی پسند خاطر
فیض مآثر ہی اوسکی درخواست کرکہ درگاہ عالم پناہ ہماری سی عطا ہو چنانچہ ایسے
ہی صدا مکرر سنکر رہوئی تو آپ ترددنی ہوی بحضور ام المختار عالی تبار بلند وقار اپنی

والدہ ماجدہ کی تشریف لی گئین اور کہا کہ ہمکو درگاہ والاجاہ الٰہی سی ایسا ارشاد
ہوتاہی جو کچہہ جواب لایق اور مناسب حال ہو فرمائی کہ درخواست کیجاوی والدہ
معصومہ نی جواب دیا کہ اگر ایکی پہر ایساہی ارشاد ہو تو رتبہ معشوق کی درخوست کیجیو یہہ
سخن والدہ مہربان کا سنکر انحضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ مجہہ بندہ حال پراگندہ کو
کیا ایسا رتبہ حاصل ہی کہ جناب الٰہی سی درخوست معشوقی کی کرون اور ذات
کبریا کو اپنی جسم خاکی کی عشاق سی مین نسبت دون **فرد من مولف** راضی
ہون مین جو حق کی رضا مجہہ پہ ہو سو ہو + چاہی کری جو آپ خدا مجہہ پہ ہو سو ہو +
ام المومنین یہہ تقریر دلبند جناب پیران پیر کی سنکر نہایت خورسند ہوئین اور دونو
ہاتہہ اوٹہا کر حضرت کی حق مین دعای خیر کری ہنوز دعا سی فراغت نہین ہوئی تہی کہ
ہاتف آسمانی سی ندا ہوا کہ یا محبوب سبحانی درگاہ ربانی سی آپکو رتبہ عاشقی و معشوقی دونو
عطا ہوی اور غوث الاعظم محی الدین ایکا خطاب باصواب مقرر ہوا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم **غزل من مولف** عاشق و معشوق دونو رتبہ زیبا آپکو +
مل گیا اسی رتبہ دوبالا آپکو + آیا جو در برتری پہونچا وہ بر عرش برین + پایہ عالی ہی
پایا جسنی پایا آپ کو + فرق کیا ہی باپ و بیٹی مین از راہ یقین + کی زیارت مصطفے
کی جسنی دیکہا آپکو + ایسی رتبہ کا کہو پہر کون شایان ہو سکی + کہتی ہین محبوب اپنا
حق تعالی آپ کو + وقت مشکل کون ہی مشکل کشا تیری بغیر + میرو بیدل نی اچہا آزمایا
آپکو + **مناقب پنجم در بیان قیام آنجناب ولایت مآب بروز میثاق
صف اول انبیا مین اور قیام کرنا حسب الارشاد پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم صف دوم اولیاء اللہ مین** کتب معتبرین و رسایل متقدمین
مین لکہا ہی کہ بعد خلق کل عالم ارواح بنی نوع انسان بروز میثاق بحکم حق تعالے
ملایکان ملاء اعلی نی کل ارواحون کو بحضور خالق اکبر صفین باندہ کر کہڑا کیا
تو ارشاد ہوا کہ ان کل ارواحون کی تین صفین مقرر ہون صف اول مین کل
ارواح طاہر انبیای کرام دوم مین اولیای ذوی الاحترام سوم مین عوام قیام کرین

جب صفین قایم ہوئین تو روح پاک جناب غوثیہ صف دوم مین سی ہٹ کر بصف اول انبیای
عظام قایم ہوی ملایک نے روح آنجناب کو صف اول سی نکالکر صف دوم مین کہڑا کر دیا مگر
آنحضرت پہر وہان سی ہٹ کر صف اول مین کہڑی ہوگئی جب اسی طرح تین دفعہ یہہ واقعہ
وقوع مین آیا تو چوتہی دفعہ کاربردازان الٰہی نی صورت حال بحضور جناب رسالت مآب عرض
کی آنحضرت متبسم ہوی اور بدست مبارک بازوی شریف آنجناب کا پکڑ کر انکو صف صدیقان و
محبوبان الٰہی مین قایم کیا اور فرمایا کہ ای نور العین آج بامر رب العالمین آپکا مکان عالیشان
یہہ ہی ہی جہان آپکو قایم کیا جاتا ہی مگر بشارت ہو آپکو کہ بروز قیامت آپ ہمراہ ہماری
بمقام ذوی الاحتشام مقام محمود ہونگی **فرد من مولف** واہ واہ بیٹی اور درجہ باپ کا +
باپ کی پیغمبری نور ولایت آپکا + **غزل من مولف** محی دین ہی پیشوا کل مراسلام کا
وہ مکرم مقتدا ہی کل ذوی الاکرام کا + کون ہمسر ہو بہلا اوس سرور کونین سی + کونسا
نامی ہی جو لایق ہی ایسی نام کا + بادہ عرفان سی تا لب وہ لبالب ہوگیا + فضلہ خور ہے
جو کہ اوسکے معرفت کے جام کا + چشم بد بین دور ایسی چشمہ حیوان سی ہو + ہی یہہ چشمہ
ایک جا ہی چشم خاص و عام کا + ہوگیا سرور جو خاک آستان محی دین + کام دل حاصل
ہوا اس سرور ناکام کا + **مناقب ششم دربیان ظاہر ہونی کشتی مغروقہ**
پیر زالہ بامداد غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ راویان صادق و مخبران
واثق سی روایت ہی کہ وہ در یتیم خزانہ رسالت اور گوہر دریای نبوت محبوب سبحانی
قدس اللہ سرہ السامی ایک روز شہر سی باہر تشریف لے گئے چنانچہ سیر کرتی ہوے
اور تماشای قدرت قادر حقیقی دیکہتے ہوی فایز لب دریا ہوی اور کنارہ دریای پر آب
آپ نے اجلاس فرماکر دریای عرفان الٰہی مین غوطہ زنی شروع کی ناگاہ چند عورت
نیکذات سکنای دیہ سبوچہ ہای آب سر پر اوٹہای ہوی واسطے لینے پانی کی دریا پر آئین
اور ہر ایک عورت دریا سی اپنی اپنی سبوچہ آب پر کر کر روانہ خانہ ہوی سوای ایک عورت
پیر سالہ کے کہ اوستے اپنا سبوچہ پر کیا اور کنارہ پر رکہکر اور چادر منہہ پر کہینچ کر نالہ
جانگداز شروع کیا چندین قلق اور اضطراب و زاری کی کہ زہرہ ماہیان کا اوسکے

نالہ وفغان سی پانی ہوگیا اور دل مرغان ابی اوسکے صدای دل سوزسی کباب ہوا اور
بزبان حال یہہ اشعار پرہتی تہی **غزل من مولف** ہجر مین اپنی ہماری بی قراری دیکہئے
چشم پرنم کی ہماری اشکباری دیکہئی ÷ دن تو غم مین کٹ گیا پر اب اندہیری رات مین ÷ دیدۂ
بیدار کی اختر شماری دیکہئے ÷ فرقت ودرد والم غم حالت ابتر میری ÷ اشک آہ واضطراب و
گریہ زاری دیکہئے ÷ اب ہی آنا ہی اگر جانا تو آو وقت ہی ÷ اپنی بسمل کی جاری کی تیاری
دیکہئی ÷ سنگ غم چہاتی پہ رہتا ہی میری تیری بغیر ÷ آئی ہی اور یہہ مصیبت مجہہ بیچاری
دیکہئے ÷ ابر سی برسی ہین گوہر دیدۂ پر آب سی ÷ چشمہ چشمون سی سیل اشک جاری دیکہئے ÷
سرو بسمل کی حالت دیکہئی مست انداز ÷ خنجر ابرو کی اپنی آبداری دیکہئے ÷ جب اوس
پیرزالہ کہن سالہ کی بی قراری وآہ زاری بدرجہ نہایت ہوپہنچی تو صدای واویلا اوسکا
بگوش فریاد نیوش انحضرت کی پہونچا تو آنجناب بملاحظہ حال پر ملال اوس دل کباب کے
حیرت مند ہوی کہ آیا کس ظالم اظلم نی اسپر دست تظلم دراز کیا اور کس سنگدل سخت جگر نے
سنگ ستم اسکی سبو چہ دل پر مارا ہی کہ یہہ پیرزال بدین حال پامال رنج وملال ہو رہی ہی
چنانچہ آپ نی ایک اصحاب کو براد دریافت حالت خراب وسکی بہیجا جب وہ کس اوس بیکس
کی پاس گیا تو پیرزالہ کی حالت پرافت اوسکی دریافت کی اور واپس حاضر ہوکر عرض کیے
کہ ای فریادرس مظلومان و ای بشارت دہ مغمومان اس پیرزال کی حال پر یہہ وبال آیا ہوا ہے
کہ اسکے گہر مین ایک ہی لڑکا تہا جوان کہ حسن وخوبی وصورت محبوبی رکہتا تہا ایک روز یہہ عورت
آن دی دریا سی اپنی فرزند دلبند کی شادی کر کر اپنی گہر کو آتی تہی جب بکنارہ دریا پہونچی تو
معہ دولہ اور دولہن اور براتیان کی باشان و شوکت و اسباب حشمت کشتی پر سوار ہوی
جب کشتی دریا سی گذر کر قریب بکنارہ پونچی تو یکایک گرداب مین آگئی اور چکر کہا کر
تہ دریا مین بیٹہہ گئی ہر چند ناخدانی کوشش کی مگر خدا کے تقدیر سی کچہہ پیش نچلی سواے اس
پیرزالہ بغم حوالہ کے دریا ر ناپیدا کنار اجل سی کوئی نہ بچا اوس روز سی یہہ پیرزال بجان پر
ملال ہکگا نو مین متصل کنارہ دریا کی رہتی ہی اور ہر روز بہانہ یعنی پانی کی اس مقام پر
آکر اپنی جگر پارہ کا ماتم کرتی ہی غرض کہ عرصہ بارہ سال سی یہہ پیرزال ایسی ہی جنجال ہیے

زندگی بسر کرتی ہے مطلع فراق و درد و الم غم ستم ہو جسپر پانچ + پہر اوسکا حال
ہو گیا تو ہی بنی جی مین جانچ + جب محبوب سبحانی اضطراب و پریشانی بیرزال سی مطلع ہوئے
تو دریای رحمت جوش مین آیا اور فرمایا کہ اوسکو رونی سی منع کرو اور کہو کہ مطلب تیرا ایسے
حاصل ہوگا چنانچہ وہ شخص بیرزال کی پاس گیا اور زبانی انحضرت کی پیام پہونچایا مگر
اوس عورت کی دل اشتیاق منزل کو کچھہ تسلی نہوئی از دست پہلی سی زیادہ داد و فریاد شروع
کی اوس شخص نے پہر حاضر حضور ہو کر عرض کی کہ ای مرہم پاش زخم دل فگاران و ای آشتی بخش
جان دردمندان آتش فراق جو مجمر سینہ اس مہجور کی مشتعل ہی تسلے ہای زبانی سی فرو
نہین ہوتی جب تک کہ آپ بالطاف و مہربانی سوزش نہانی و شعلہ جانی اسکی کو سرد نکرینگی
نوحہ جانکاہ اسکا موقوف نہین ہوگا باستماع این سخن آنجناب نہایت جوش مین آئی اور باواز
بلند فرمایا کہ اس عورت کو تسلی دو کہ اسی وقت لڑکا تیرا معہ اپنی منکوحہ اور براتیان کی اوسی شان
و شوکت سی جیسی کہ غرق دریا ہوئی تہی نکلتا ہی منتظر عنایت بی غایت الٰہی ہو کر خاموش ہو
جب وہ پیغام زبانی آن قبلہ انام اوس نیک انجام کی پہونچا تو خاموش ہو کر منتظر ایفای وعدہ
ہوئی کہ کب کشتی مغروقہ اوس نامراد کی بساحل مراد پہونچتی ہے اور کب دیدہ بی نور اوسکے دیدار
نور العین سی منور ہوتی ہین ادہر آنجناب ولایت مآب نی دست دعا بجناب کبریا اوٹہا کر
عرض کی کہ کشتی ڈوبی ہوئی اس غریق دریای غم کی بجنسہ بساحل مراد پہونچی چنانچہ باوجود
عرصہ ایک ساعت کی اثر دعا کچھہ ظہور مین نہ آیا اسی طرح جب مکرر سہ کرر نوبت بدعا و التجا
پہونچی تو محبوب سبحانی نی بجناب الٰہی ناز محبوبانہ شروع کئے ارشاد ہوا کہ ای محبوب مرغوب
اسقدر توقف اسکام مین بسبب تغافل نہین بلکہ براہ حکمت ہی کہ کارہای جناب الٰہی سب
بسہولت ہوتی ہین نہ بہ تعجیل اگر ہم چاہتے تو زمین و آسمان و مافیہا کو ایک طرفۃ العین مین مخلوق
کر دیتی مگر یہ ہی براہ حکمت بعرصہ چہہ یوم پیدا ہوئی تاکہ لوگ جانین کہ جناب الٰہی مین تعجیل
بکار نہین تسہیل مطلوب ہے اور عرصہ بارہ سال سی کہ یہہ کشتی غرق ہتی تو سب اہل کشتی
کے سب طعمہ ماہی و نہنگ ہو چکی تہی سو تجہہ محبوب کی خاطر سی کل اجزا جز و کل اہل کشتی
کی جمع کئے گئے اور اعضا ہر ایک کے بارگ و پوست و استخوان و عضلات و اعضاد امعا

مرتب کر کر روح حیوانی اوس مین داخل کیا گیا اور اتنی عرصہ کی مردون کو اسقدر توقف مین
برکت حیات بہنای گئی اب قدرت مجہ قادر حقیقی کی دیکہیئے ہنوز آنجناب اسی کلام فیض التیام
مین مصروف تہی کہ یکایک دریا نی جوش مارا اور کشتی اوسی مقام سی کہ جہان غرق ہوی تہی
اوسی شان اور شوکت سی نمایان ہوی **از مولف** کشتی جو ہوی غرق تہی سالم نکل آئی
ویسی ہی بحکم شہ عالم نکل آئی + پیرزال معائنہ اس حال کی ایسی ہوئی کہ عنقریب بفرط فرحت
شادی مرگ ہو جاتی اور شکل اپنی فرزند دلبند اور بہو کی دیکہہ کر بیہوشانہ قدم مبارک
آنحضرت پر گر پڑی اور عرض کی **از مولف** خاک اس خاکی کی برکت سی تیری زر ہو گئی
قطرہ ناکارہ تہی مین لیک گوہر ہو گئی + کہتی ہین کہ برکت اس کرامات عظیم غوث الاعظم
کی کئی ہزار کفار نابکار اوس وقت روشن با نوار معرفت اسلام ہوی **شعر** قادرا قدرت
تو داری ہرچہ خواہی آن کنی + مردہ را جانی بہ بخشی زندہ را بی جان کنی + **غزل از مولف**
کتاب دل سی لب اپنی جو تیر ان جای + خاک ہو وی تو کیمیا بن جای + صدق دل
سی جو پکری تیری قدم + ایک ہی دم مین اولیا بنجای + گر گدا ہو تو لی شہنشا ہے +
مور بی پر جو ہو ہما بنجای + نام لیوا ہو جو تیرا حضرت + مظہر نور کبریا بن جای + قطرہ
آوی جو اس سمندر مین + در خوش رنگ بے بہا بن جای + ہو جو محتاج تاج لی اگر + ہو جو
مفلس تو وہ غنا بنجای + خادم آستان محی دین + ساری عالم کا پیشوا بن جای + پا
ہو کشتی مراد وہ مین محی دین جسکا ناخدا بن جای + وہی سرور ہے سرور عالم + جو کہ اوس
شاہ کا گدا بن بنجای + **مناقب هفتم دربیان مسلمان ہونے ایک طبیب یہودی کی بملاحظہ قارورہ آنحضرت رضی اللہ عنہ**

روایت ہی کہ جناب سلطان الاولیا ملک الاصفیا قرہ چشم مصطفے امین المعظم غوث الاعظم
ایک روز باقتضای عالم بشریت بعارضہ بدنی بیمار ہوی تو مریدان باارادت نی یہہ تجویز
کی کہ کسی معالج ظاہری کو آنحضرت کی علاج کی واسطی طلب کیا جاوی اور چند خادمان
عالیشان بمراد حصول اجازت طلب طبیب بخدمت باعظمت آنحضرت کے حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ ای طبیب دردمندان محبت وای معالج کسلمندان بعشق اگر ارشاد فیض بنیاد

حاصل ہو تو ایک طبیب کو حضور کے معالجہ کے واسطے طلب کیا جای آپنی متبسم ہوکر فرمایا
کہ عارضہ جسم مبارک این جانب کو طبیبان ظاہری سی کچھ کام نہین **مصرع** درد مند
عشق را دارو بجز دیدار نیست + اتنے مین آپ کو حاجت بول کی ہوئی تو ایک خادم
ہواخواہ نی بجای بول طشت زرین رکھدیا اور بول قارورہ مین ڈالکر بلا اطلاع
آنجناب کی ایک طبیب یہودی کی پاس لی گیا طبیب نے قارورہ دیکھکر پوچھا کہ یہہ
قارورہ کسکا ہی خادم نی جواب دیا کہ یہہ قارورہ ایک سید عالی درجت کا ہی اور نام
نامی حضرت کا طبیب پر ظاہر نہ کیا طبیب بولا کہ ماھذا المرض الا مرض العشق
الا ذکھی اور فی الفور کلمہ شہادت زبان صدق ترجمان سی پڑھکر مسلمان ہوگیا اور بولا
کہ **غزل از مولف** مرید غوث اعظم ہون مین ہی اسلام دین میرا + محبت کا کھلا
دروازہ از روی یقین میرا + کہان جاون کہون کسکو مین اپنا حال پر حسرت + کوئے
فریادرس یا غوث محی الدین نہین میرا + میری سینہ پہ کردو نقش اسم محی دین + کہ روشن
ہو تمہاری نام سی دلکا نگین میرا + مثال بردہ ہو دیکھیگا یا حضرت سیاہنامہ + بحق
رحمت عالم شفیع مذنبین میرا + بس اس خاکی کی رکھہ لو آبرو یا شاہ گیلانی + کہ ہی
یہہ نفس و شیطان ایک دشمن در کمین میرا + ثنا خوان ہون مین جون فریاد حضرت غوث
اعظم کا + سخن ہر ایک ہے شیرین اب تو مثل انگبین میرا + تیرا دامن ہی پکڑا اسفر بیدل نی
ای حضرت + ذرا ڈھک لیجئی پردہ زیر آستین میرا + جب یہہ خبر حیرت اثر مردمان اقارب
و قبایل طبیب کو ہوئی تو افتان و خیزان اوس مقام پر آپہونچی اور حکیم جی سی حال واقعہ دریافت
کیا تو حکیم فہیم نی جواب دیا کہ یہہ قارورہ حاضر ہی دیکھو کہ اصل حال تم پر ظاہر ہوجاوی جب
سب نے ملکر قارورہ کی طرف ایک نظر دیکھا تو بلا توقف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
زبان پر لای اور مشرف بشرف اسلام ہوی غرض کہ جن کافر گمراہ نی ایک نظر دیکھا
بہدایت آن ہادی مطلق براہ ہدایت پر آکر ولی ہوگیا چنانچہ چار سو آدمی زن و مرد اقارب
و ہمسایگان طبیب مجیب سی مسلمان ہوی اور الغیاث الغیاث کرتی ہوی بدر واز فیض اندازہ
آنحضرت حاضر ہوکر بنجا دمیت آنحضرت سعادت دارین کو پہونچی اور محبوب سبحانی نی

اون سب کو دیدار نور بار سی منور کر کر ہر ایک کو رتبہ ولایت عنایت کیا **غزل من**
مولف معدن نور الٰہی غوث اعظم محی دین + اشرف کون و مکان مخدوم عالم
محی دین + زندگی دو جہان خواہی اگر ای مردہ دل + بس بگو از صدق دل بر آن و
ہر دم محی دین + بود مدحش موجب پیدایش ہر دو سرا + عزت ملک و ملک شد فخر آدم
محی دین + نور یابند اولیا از نور روی خوب او + گشت تابان صورت خورشید
عالم محی دین + مصدر اعجاز نبوی شد جناب غوث پاک + از کرامت ہای حیدر رشد
مکرم محی دین + غم مکن یا سرور نو ہرگز از حوادث ہای چرخ + کی گزارد چنین پر درد و
پر غم محی دین +

مناقب ہشتم در بیان پرواز کرجانی آنحضرت معدن برکت کی بطرف آسمان بعالم طفولیت گود دایہ گرانمایہ سی

کتب معتبرین اور روایات صحیحین مین آیا ہی کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی قدس اللہ سرہ السامی جب ایام شیر خوارگی مین دایہ گرانمایہ کی گود مین تشریف رکہتی تہی ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ آنحضرت دایہ ہما سایہ کی گود مین سی اوڑکر بطرف آسمان چلی گئی یہان تک کہ قریب آفتاب کی جا پہونچی اور بشکل آفتاب وہ پرواز کنان ہوکر بر توافگن ہوکر آسمان کو مطلع شمسین کردیا اور آفتاب چہرہ جہانتاب آنجناب سی ایسا چمکا کہ نور علی نور ہوگیا جب تہوڑی دیر گذری تو مراجعت فرما کر دایہ بلند پایہ کی گود مین آ گئی دایہ گرانمایہ یہہ حال پر ملال دیکہکر سخت گہبرای مگر کسی سی یہہ احوال حیرت مآل ظاہر کیا جب آنحضرت شہر گیلان سی رونق افزای بغداد ہوی تو وہی دایہ حاضر خدمت فیضدرجت آنحضرت کی ہوی اور زمین خدمت بلب ادب چوم کر عرض کی کہ یا حضرت آپ بعالم شیر خوارے تو ایک روز میری گود سی اوڑکر قریب آفتاب کی پہونچ گئی تہی اب بہی پہر کبہی ایسا اتفاق ہوا ہے یا نہین فرمایا کہ اون دنون مین وجود برکت آمود ہمارا تاب تجلیات ربانی نہین لا سکتا تہا اور انوار تجلیات الٰہی ہمکو جذب کر کر اپنی طرف کہینچ لیتے تہے اب مشاہدہ تجلیات کبریا کی عادت روزمرہ ہوگئی ہی اور ہمارا جانا طرف آسمان کی ممکن نہین ہی بلکہ اب ہم انوار تجلیات کو جذب کرتی ہین اور پہلی وہ ہمکو جذب کر لیتے تہی اور یہہ ہی باعث ہمارے

ہماری وڑجانی کا لطرف آسمان کی تہا **غزل من مولف** غوث اعظم پیشوای دوجہان
مقتدای ہمای دوجہان + خانہ دار خانہ پاک علی + پاک ملک سرای دوجہان + نوربخش
آفتاب ماہتاب + گشت زو روشن ضیای دوجہان + نور چشم مصطفے و مرتضے + بود محبوب
خدای دوجہان + جسم پاک و سراپا نور بود + زین سبب شد مقتدای دوجہان + نام
پاکش بر زبانہا ورد شد + تا قیامت در سرای دوجہان + کس ندارد سروری کس کسی + غیر
نوای بادشاہی دوجہان +

مناقب نہم دربیان ملنی بشارت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کو جناب باری جل جلالہ وعم نوالہ سی درباب تولد ہونی حضرت محبوب سبحانی کے اولاد امجاد حضرت امام ممدوح سے

ثناگویان محبوب سبحانی و وصافان غوث صمدانی
زبان حق ترجمان سی یون روایت کرتی ہین کہ ایک روز جناب امیر المومنین امام المسلمین
مخزن اخلاق حسن امام حسن رضی اللہ عنہ نی کشف دل و صفای باطن سی لوح محفوظ کو ملاحظہ
فرمایا تو واضح ہوا کہ اولاد شریف سید الشہدا امام حسین علیہ السلام سی نو امام ذوی الاحترام
پیدا ہونگی اور اپنی اولاد مین سی آپکو فقط ایک ہی امام ذوی الاحتشام پیدا ہونا ملاحظہ مین آیا
یہہ حال وہ صاحب کمال دیکہہ کر بدرگاہ لایزال متوجہ ہوی اور عرض کی کہ حضور نے
میری بہائی کی اولاد سی نو امام ہمام پیدا ہونا مقدر کیا اور بندہ کی اولاد سی فقط ایک ہے
امام کا پیدا ہونا تقدیر ہی اسباب مین جو حکمت تجہہ حکیم ازلی کی ہی اوس سی بندہ کو مطلع
کیا جاوی ارشاد ہوا کہ آپکی پشت شریف سی ایک ایسا در یتیم گوہر خالص پیدا ہوگا کہ جسقدر
اون نو امام مین درجات و مراتب ہونگی وہ سب فقط اوس ایک کے ذات بابرکات مین جمع
کئی جاوینگی اور نام نامی اوسکا محی الدین عبدالقادر جیلانی ہوگا اور بخطاب غوث الثقلین
وغوث الاعظم سرفراز ہوگا اور قدم مبارک اوسکا کل اولیاء اللہ کی گردن مبارک پر
رکہا جاویگا اور ہماری جناب مین رتبہ محبوبیت پاویگا **غزل من مولف**
واہ اللہ میری یہہ جلال تیرا + حسن اور خوبی و جمال تیرا + کسکو حاصل ہوا ہی تیری بغیر
یہہ بزرگی و یہہ کمال تیرا + نور ور تری مہر تابان سی + رخ تابان کا ایک خال تیرا +

سرور سروران عالم ہی + جو کہ خادم ہی پایمال تیرا + المدد المدد شہ گیلان + ہی یہہ سفر شکستہ حال تیرا +

مناقب دہم دربیان اسبات کے کہ در عہد سعادت مہد آنحضرت جو کوئی نام آپکا بلا طہارت زبان پر لاتا تہا قتل ہو جاتا تہا اور پہر بارشاد ختم المرسلین یہہ جرم معاف ہوا

راویان طوطی گفتار و مشایخان مشیخت شعار کتاب گلدار معانی سی روایت کرتی ہین کہ بعہد ولایت سید السادات عالی درجات معدن کرامات محبوب سبحانی قدس اللہ باسرارہ السامی یہہ ارشاد جاری تہا کہ نام نامی و اسم گرامی آنحضرت کا جو یار و اغیار سی بلا طہارت جسم و پاکیزگی بدن زبان پر لاتا تہا فی الفور سر اوسکا تن سی جدا ہو جاتا تہا جب اسی طریق سی کئی اشخاص عام و خاص مین سی جان بحق تسلیم ہوئی تو ایک روز جد امجد آنحضرت جناب خاتم النبیین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بعالم مشاہدہ رونق افروز ہوئی اور فرمایا کہ ای نور العین دلبند حسنین ایسی جلال کو ترک کیجے کہ مخلوق پروردگار نیکوکار و گنہگار سب عالم دنیا مین ہین ایسی جلال بی تمہاری سی مخلوق الہی قتل ہو جاوی گی اور بعد ازین ایک ایسا زمانہ آنی والا ہی کہ اسم شریف الہی اور اینجاب کا لوگ بی ادبانہ زبان پر لائین گے چہ جائی کہ اسم شریف آپکا محبوب الہی نی یہہ ارشاد جد امجد علیہ الصلوة والسلام کا سنکر حکم نافذ فرمایا کہ اب جو کوئی نام ہمارا بلا طہارت زبان سی نکالی گا قتل نہو گا مگر اوسکے رزق اور نکوئی سے جا بجا لیس دن تک کے برکت اوٹہائی جاوی گی نعوذ باللہ منہا غزل من مولف غوث اعظم ان شہ والا ہمم + چرخ دین پر ثبت ہی جسکا علم + منشی تقدیر ہی جنکا مطیع + چلتی ہی جنکی اجازت سی قلم + زندہ کردین مردۂ صد سالہ کو + جوش پر آجای گر بحر کرم + رہ نمای گمرہان راہ حق + پیشوای اولیای محترم + وہ جناب محی دین سیف الہ + جنکی بی شمشیر دشمن ہون قلم + کون سر ہی جو ہے اوس درگاہ سی + گردن عالم جہان ہوتی ہی خم + دولت جاوید گر چاہتا ہی دل + یاد کر جبتک ہی دم دمبدم + نور الصبار جناب حیدری + قرۂ چشم نبی محترم + بندہ سرور ہی اس درگاہ کا + کمترین بندہ ہی بی دام و درم +

مناقب یازدہم دربیان بعض نصایح بمریدان جناب غوثیہ و بعض اوصاف آنحضرت قدس سرہ مشایخان اہل یقین

وراویان صدق آئین فرماتی ہین کہ جو مرید صدق دل سی خادم آنجناب فلک کاب کا
ہو اوسکو فرض عین ہی کہ نام نامی آن ذات گرامی کا بی وضو زبان عجز بیان پر نہ لاوی
کہ تنگی رزق وحوادثات زمانہ سی مامون رہی اور اگر بارادۂ نیاز شیرینی وغیرہ ہدیہ اپنی
دل نیاز منزل مین مقرر کری تو واجب ہی کہ اوس نذر کو وفا کری اور اگر کوئی شخص علے
الصباح نام گرامی آنجناب کا باوضو یاد کری گا تمام روز خوش وخورسند رہی گا اور تمام
ذنبی گناہ اوسکی نامہ اعمال سی محو کئی جاوینگی اور مصنف کتاب مناقب غوثیہ ہیسے
روایت ہی کہ محبوب سبحانی دعای حرز یمانی کہ اوسکو دعای سیف اللہ وحرز مرتضویے
بہی کہتی ہین پڑہا کرتی تہی کہ اُنکو عمل اس دعا کا کئی پشتون سی حاصل تہا اور تاثیر اسی دعا
کی تہی کہ جو کوی بلا طہارت نام اُنکا زبان پر لاتا تہا قتل ہو جاتا تہا بلکہ اون دنون مین
ایک شخص نے کہ احباب آنحضرت سی تہا بحضور آنحضرت عرض کی کہ آپ اس جلال کو موقوف
فرمائیے کہ نوع انسان مین کہ محض نادان ہین بہت تلف ہوتی ہین آپنی اوس شخص سی اشارہ
مراقبہ کا کیا جب وہ شخص مستغرق بحر مراقبہ ہوا تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک شمشیر برہنہ زیر عرش اعظم
آویزان ہی اور بعض لوگ ایسی ہین کہ خود بخود وہان جاتی ہین اور اوس شمشیر سی دو پارہ
ہو جاتی ہین جب اوس شخص نے وہ شمشیر دیکہی تو نہایت خوف کہایا اور آنحضرت سی حال اوس
شمشیر کا دریافت کیا تو آپنی فرمایا کہ یہہ شمشیر ہماری اور ہماری جد امجد کی مخالفانکے واسطے
آویزان ہی جو کوی بدخواہی اور شرارت باطنی سی نام نامی آنجناب کا بحالت ناپاکی زبان
پر لاتا ہی اوسکی واسطی تہہ شمشیر قہر الٰہی کافی ہی اور جو مومن صادق باطن ہو اور سہو سے
بحالت ناپاکی اسم مبارک ہمارا زبان پر لی آوی تو اوسکو معاف ہی مگر بعد چندی جب
بہت اولیای کرام واصحاب ذوی الاحتشام شفیع اسبات کے ہوئی تو کل مخالفان اور
محبان کی واسطی حکم معافی صادر ہوا کہ جان سی قتل نہون مگر اگر کوئی ناپاک عمداً بحالت
ناپاکی نام گرامی آنجناب کا بلا طہارت بدن منہہ سی نکالی تو یہہ سزا پاوی کہ چالیس روز تک
اوسکی قول وفعل اور کسب اور رزق اور حسنات سی برکت موقوف ہو **غزل من مولف**
منہہ پہیرنی جو کہ اوس شہ والا رکاب سی + عاصی ہوا وہ پہر گیا حق کی جناب سے +

کیا تاب ماہتاب کو اوس رخ کی روبرو + بی نور ہین ہزارون وہان آفتاب سی + خادم
جو آپکی در دولت پہ آگیا + مستغنی ہی وہ حشر مین جنت کے باب سی + پایا بطور ارث
یہہ پایہ جناب نی حسنین سی علی سی رسالت مآب سی + ہو جسکی دل مین آتش عشق محمدی
دوزخکی اوسکو کام ہی کیا پہر عذاب سی + سایل جو آپکی در دولت کا ہو کوئی + ہی حشر
تک وہ پاک سوال و جواب سی + سرور کو اپنی زیر قدم رکہئے یا جناب + ہرگز جدا نکیجئی اپنی کاب
سی + مناقب دوازدہم دربیان تنازعہ باہمی دو اشخاص محمدی و عیسائی
اور زندہ ہونا ایک مردہ کا بدعای حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ
خادمان خدمت گزار و مداحان عقیدت شعار کتاب اسرار السالکین سی روایت کرتی ہین کہ
ایکروز جناب قطب العالم غوث الاعظم سلطان الاولیا سید الاتقیا محی الدین ابو محمد
عبد القادر جیلانی قدس اللہ باسرارہ السامی رستہ بازار مین تشریف لئی جاتی تہی دیکہا
کہ سر بازار دو شخص ایک اون مین سی پیرو دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا نصارا
کہ تابع دین عیسی علیہ السلام تہا آپس مین مباحثہ و مجادلہ کر رہی ہین محمدی کہتا ہی کہ ہمارے
پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الالہ افضل المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین ہین جنکی شان
عالیشان مین ایزد جل شانہ نی لولاک لما خلقت الافلاک صادر فرمایا اور
وجود مسعود آنحضرت معدن برکت کو رحمت عالمین لکہا و آیت ما محمد الا رسول
اونکی حق مین نازل فرمائی اور اونہین کی ذات بابرکات کی واسطی یہہ درجات شایان ہین
کہ بسواری براق برق رفتار بغاشیہ برداری جبرئیل شب معراج زمین سی تشریف
لیجاوین اور طبقات ہفت آسمان سی گذر کر عرش معلی پر قدم رکہین اور بمقام قاب
قوسین او ادنی پہونچکر بوساطت غیری جناب باری سی ہمکلام ہون اور بروز حشر و نشر
لایق شفاعت کبری ہوکر گنہ گاران امت کو بخشواوین اگر اعجاز بی اندازہ آنحضرت
عالیمرتبت کی بیان کرون تو عمر نوح بہی کافی نہو اور اگر لکہون تو لاکہون دفتر تیار
ہون تو بہی ہزار سی ایک بیان نہو صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین شعر ختم رسل خاتم پیغمبران + بانی دین اکرم پیغمبران + عیسائی بولا کہ

کہ ای صاحب تم نہین جانتی کہ جناب عیسی مسیح کس رتبہ عالی اور درجہ معلی کی آدمی تہی
کہ جنہون نی جہولی مین جہولتی ہوی دو دن کی عمر مین اپنی رسالت و عصمت والدہ معصومہ
پر گواہی دی اور قوم یہود سی ہم کلام ہوی کہ تمہاری قران صدق بیان مین لکہا ہے
تکلم الناس فی المهد وکهلا اور بامداد روح القدس بلا پدر بطن مادر سی پیدا ہوئے
اور مٹی کا جانور بنا کر جب اوس مین دم مبارک پہونکتی تو مٹی جانور بنکر اوڑجاتا اور اندہی
مادرزاد اور جزامی اور برصی وغیرہ بیمارونکو انکی دعای کیمیا خاصیت سی شفای کامل
ہوجاتی تہی اور ایک بڑا معجزہ حضرت عیسے مسیح کا یہہ تہا کہ مردونکو لفظ قم باذن اللہ
کہکر زندہ کردیتی تہی غرض کہ ایسی ایسی تکرار دو چار فیمابین فریقین واقع ہوئی مگر عیسائی
بار بار یہی تکرار کرتا تہا کہ جناب عیسوی نی تمام عمر مین اسقدر مردونکو زندہ کیا اور محمدی سے
کہتا تہا کہ تو بیان کر تیری پیغمبر خیر البشر علیہ الصلوة الملک الاکبر نی کسقدر مردونکو اپنی
سن عمر مین زندہ کیا ہی چونکہ اوس مسلمان صاحب ایمان کو یہہ تعداد یاد نہ تہی لہذا خاموش ہوا
جناب غوث الاعظم کہ وہان قیام فرما کر تقاریر دلپذیر فریقین کی سن رہی تہی خاموشی مرد مسلمان
سی ملول ہوی اور لبند خاطر دریا مقاطر ہوا کہ اس نصارا کا مرد مسلمان سی بوزال و بیچارہ
لہذا آپنی مخاطب بطرف نصاری ہوکر فرمایا کہ ای عیسائی ترسائی تو جسقدر کہ تعریف و
توصیف جناب مسیح کی کرتا ہی حق و بجا ہی ہمارا بہی یہی ایمان ہی ذالک کذلک لا ریب فیہ
مگر آ ایک کرشمہ اعجاز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ کہ مین ایک شخص مسلم زمرہ مسلمانان
پیروان دین محمدی ہی ہون کس طرح پر مردہ کو زندہ کرتا ہون اب تو جس قبر کی مردہ کو نشان
دیوی فی الفور زندہ ہوجاوی گا وہ ترسائی باستماع اوس سخن دل شکن کی نہایت گہبرایا
اور بنظر امتحان ایک گورستان کہنہ مین آنکو لی گیا اور ایک قبر کہنہ کا کہ اوس قبر کی مدفون
کی کہین رگ و پوست و ہڈی بہی باقی نرہی ہوگی نشان دیکر بولا کہ اگر اس قبر کا مدفون
زندہ ہوجای اور مجہہ سی ہمکلام ہو تو از راہ یقین دین شہنشاہ مرسلین حق جانکر زمرہ
مسلمین و خیل مومنین مین داخل ہوجاؤن گا آنحضرت نی پوچہا کہ تیری پیغمبر عیسی مسیح
بوقت زندہ کرنی مردہ کی زبان گوہر افشان سی کیا الفاظ فرمایا کرتی تہی ترسائی نے

عرض کی کہ کلمہ قم باذن اللہ کہکر مردے کو زندہ کر دیتے تھے - فرمایا کہ مدفون اس قبر کا
ایک مطرب قوال ہی اگر تیرا جی چاہی تو یہہ قوال خوشحال اپنی گور سی سرود کرتا اور
دف بجاتا ہوا اوٹہی یہہ بات فرماکر حضرت متوجہ قبر کیے ہوی اور زبان معرفت ترجمان
سی فرمایا کہ قم باذنی یعنی اوٹہہ کہڑا ہو ہماری حکم سی بمجرد فرمانی کی زمین قبر کی شق
ہوگئی اور وہ مرد قوال خوشحال گاتا بجاتا قبر سی نکل آیا اور بطرف عیسائی کی متوجہ ہوکر
بولا کہ ای ترسائی کیون نہین کہتا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
عبده ورسوله عیسائی یہہ کرامات آن مجمع کرامات ومعدن برکات کی دیکہکر
اور شہادت دین محمدی کی زبانی اوس قوال کی سنکر فورا اسلمان ہوا اور خدام
ذوی الاحتشام آنحضرت مین منسلک ہوکر ولی ہوگیا **مناجات از مولف کتاب**
عفی عنہ مردہ گرد د زندہ این اکرام عبد القادر ست + محی دین ست این اثر از نام عبد
القادر ست + قتل شد کفار وہم کفر از جہان شد ناپدید + قاتل بدخواہ دین صمصام عبد
القادر ست + خادمانش ترین وہم دو جہان برخاستند + این عنایتہا ز لطف عام عبد القادر ست
خادمانش از می بیدار حق گشتند مست + این مگر یک قطرہ از جام عبد القادر ست + نام
نامی یافت در دنیا و دین از نام او + ہر کہ در عالم مطیع نام عبد القادر ست + فیضمند از فیض
عامش گشت خلق خاص و عام + عام در ارض وسما انعام عبد القادر ست + لطف
کن یا شاہ دین بر سرور از راہ کرم + کاین غریب از زمرۂ خدام عبد القادر ست +

منقبت سیزدہم دربیان پیدا ہونی پسر مغروق یک پیرزالہ خادمہ آنحضرت محبوب سبحانی کے

مشایخان ذی شان وراویان صدق
ترجمان کتاب حقیقۃ الحقایق سی روایت کرتی ہین کہ ایک عورت بیوہ خادمہ جناب
غوث الاعظم کا لڑکا دریا مین غرق ہوگیا وہ پیرزن نالان وگریان بخدمت فیضدرجت
محبوب سبحانی حاضر ہوی اور عرض کی کہ ای دادرس مجہہ بیکس کا لڑکا آج دریا مین
غرق ہوگیا ہی اور مین یقین رکہتی ہون کہ آپ لڑکا میرا صحیح وسالم دریا سی زندہ
نکلواکر مجہہ کو عنایت فرماوینگی اور یہہ عرض کرکر فرزند دلبند کے فراق مین زار زار روئی

تو جناب غوثیہ کو اوسپر رحم آیا اور فرمایا کہ جاؤ اپنی گھر مین لڑکا اپنا موجود پاؤ گی پیرزال
جب گھر مین گئی تو ہنوز لڑکا اپنا گھر مین نہ پایا واپس حاضر ہوئی مکرر وہی ارشاد نافذ
ہوا جب پھر گئی تو اس مرتبہ بھی وہی آتش در کاسہ نکلی تیسری دفعہ پھر آستان فیض توامان
شرفیاب ہوی تو وہی ارشاد صادر ہوا واپس آئی تو لڑکا اپنا خوش وخورم خانہ اعتقاد
نشانہ مین موجود پایا شکر حق بجالائی اور زبان حال سی گویا ہوی **شعر** کیون نہو
مین ہون مرید حضرت عالی جناب ٭ سیدہی ہون کیونکر نہ میری درد وغم کی پیچ وتاب ٭
جب لڑکا اوس بیوہ کا صحیح وسالم بامداد آن قطب العالم غوث الاعظم خانہ غربت نشانہ
مین حاضر ہوگیا تو اوسوقت آنحضرت محبوب الٰہی مراقبہ مین گئی اور بعالم باطن حاضر
الٰہی ہوکر ناز محبوبانہ شروع کئی کہ آج خلاف عادت دو دفعہ عرض مجھہ بندہ دل برگندہ
کی جناب حضور مین منظور نہوی اگرچہ تیسری دفعہ دامن مراد پیرزالہ کا گوہر مراد سی پر ہوا
مگر اون دو دفعہ وہ ضعیفہ ناامیدانہ اپنی گھر سی واپس آئی اس سی باعث شرمساری تیری
محبوب کا ہوا اور آپ نی ایک کن سی بطرفۃ العین ہژدہ ہزار عالم مخلوق کو مخلوق کیا اور
روز حشر ونشر بھی ایک آن مین بتاثیر نفخہ صور کل اجزای متفرق یعنی نوع انسان وغیرہ
حیوانات جمع ہوکر زندہ ہوجاینگی پس اس ایک کس کے اجزا جمع ہونی اور زندہ ہونی مین
اسقدر توقف ہوی تو بپاس ادب یہہ بندہ اسباب مین کچھہ عرض نہین کرسکتا **مصرعہ**
راضی ہین ہم اوسمین جس مین تیری رضا ہی ٭ جناب الٰہی سی ارشاد ہوا کہ اسباب مین
آپکی رنجیدگی کا حق ہمارے ذمہ پر ہی بعوض اسکی جو مانگو ہماری درگاہ والاجاہ سیے
عطا ہوتا ہی بولو کیا مانگتے ہو یہہ عنایت الٰہی سنکر آپ سر بسجدہ ہوئی اور عرض کیے
کہ الٰہی جو عنایت لائق عنایت بی نہایت حضور ہو وہ عنایت فرمائی اسباب مین بھہ
غریب المخلوق کیا عرض کری مگر ایسی عنایت ہو کہ میری زندگی اور بعد میری اثر اسکا
باقی رہی ارشاد ہوا کہ آجکی تاریخ سی جیسی تاثیر کہ اسمای الٰہی مین ہی ویسی ہی تاثیر تمہارے
اسمای مبارک مین عطا ہوی پس جو کوئی کہ ورد نام نامی تمہاری کا کریگا درجہ بلند
او ٭ ثواب عظیم پایگا چنانچہ باستماع اس ارشاد ربانی کی محبوب سبحانی نی دوگانہ شکر

راہی ملک جاودانی ہوگیا زن وفرزند متوفی کے نالان وگریان بحال تباہ ونالہ جانکاہ
حاضر آستان فیض توامان ہوی اور خبر دی کہ آج آپکی فلانی خادم نے اپنی جان شیرین فدای
فرق خادمان عالی شان کی کردی ہی اب سوای آن ذات بابرکات کی کوئی خبر رسان
حال ہم بیکسون کا نہین ہی **غزل از مولف** کیجی کرم کہ اب ہم بیدست وپا ہوی ہین + لیجی
خبر کہ عاجز مفلس گدا ہوی ہین + جتنی تہی یار اپنی اغیار بن گئی ہین + جو آشنا تہی اپنی ناآشنا
ہوی ہین + پرسان حال کب ہی تم بن ہمارا کوئی + عقرب ہماری واسطی سب اقربا ہوئی
ہین + مایوس ہوکی سب سی باحال زار وابتر + حاضر تمہاری در پرای پیشوا ہوی ہین +
اسوقت مین جو کیجی امداد غوث اعظم + مسرور کی پہر تو پوری سب مدعا ہوی ہین + جب کہ
نالہ زاری وفریاد وبیقراری اونکی بدرجہ نہایت پہونچی تو دریای رحمت نی جوش کہایا
اور متوجہ بعالم مراقبہ ہوکر حضرت ملک الموت سی ملاقات حاصل کیے اور فرمایا کہ آج ایک
خادم ہماری کی روح تمنی قبض کی ہی سو ہمکو واپس دیدو ملک الموت نی متبسم ہوکر عرض
کی کہ یا حضرت مین بامر الٰہی جل شانہ جان ہر ایک ذیجان کی قبض کرتا ہون بلا ارشاد
احکم الحاکمین واپس نہین دی سکتا غرض کہ بہت دفعہ فیمابین آنحضرت اور ملک الموت کے
درباب اسی روح خادم کے تکرار ہوا مگر ملک الموت انکار ہی کرتی رہی آخر الامر نوبت
باین نوبت پہونچی کہ آنحضرت نی کل زنبیل ارواح متوفیان کی کہ ملک الموت نی جسقدر
ارواح اوس روز قبض فرمائی تہی اوس مین رکہی ہوی تہی ملک الموت کی ہاتہہ سی چہین لی
اور کل ارواحونکو جو اوس زنبیل مین تہی چہوڑکر فرمایا کہ تمکو قسم ہی خدای جل جلالہ وعم
نوالہ کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین ہر ایک ذیجان کی جان ہی ہر ایک روح اپنی اپنی بدن
مین سماکر بحکم حی القیوم زندہ ہوجاوی چنانچہ تمام عالم دنیا مین اوس روز جسقدر ذیجان کی
جان قبض ہوی تہی توجہ غوث الثقلین محی الدین محبوب سبحانی معہ اوس خادم کی زندہ ہوگئی
یہہ حالت دیکہکر ملک الموت مستغیثانہ بدرگاہ عالم پناہ الٰہی حاضر ہوی اور حال تسلط اور
صولت جناب محبوب سبحانی کا جو اونکی حال پر گذرا تہا عرض کی ارشاد ہوا کہ ای ملک الموت
غوث الثقلین محی الدین محبوب مرغوب ہمارے ہین اگر پاس خاطر ہمارے محبوب کی ایک روح

اونکی خادم کی تم دیدیتی تو کچہہ موجب رنجیدگی اینجانب کا نہ تہا اب جو تمنی بدلی ایک روح کے کل ارواح متعبوضہ اپنی ہاتہہ سی دیئی تو آپنی کیا پایا پہر ایسا نکرنا کہ فرمان بردار محبوب ہمار یکا فرمان بردار ہمارا ہی **غزل من مولف** غوث اعظم ایک روشن ہین جہان پر آفتاب + جلوہ گر ہین دین حق کی آسمان پر آفتاب + تاب کیا ہی روبرو ہون آفتاب و ماہتاب + ہو رخ پر نور کا روشن جہان پر آفتاب + خم ہی ہر دم آپکی دروازۂ دولت پر چرخ + سنگ بی قیمت ہی تیری آستان پر آفتاب + ساری ترسان ہین غضب سی آپکی اہل زمین + ادہر اودہر دہتا ہی لرزان آسمان پر آفتاب + جسکا گہر نور تجلی سی تیری روشن ہوا + روشنی کیو دیگا پہر ایسی مکان پر آفتاب + مین ثنا خوان ہون جو اوس خورشید دین کا رات دن + ہی واقربان ہو گر میری زبان پر آفتاب + پیروان محی دین روشن ہین سب سر و سمیت + کب شرف رکہتا ہی اونکی خادمان پر آفتاب + **مناقب شانزدہم در احوال سید احمد کبیر رفاعی خواہر زادہ آنحضرت رضی اللہ عنہ** کے اصحاب کرامات مآب واحباب ولایت انتساب سی مروی ہی کہ ایکروز جناب سلطان الاولیا سید الاتقیا محبوب سبحانی نی اپنی ایک خادم ہمدم کو بخدمت جناب سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کہ خواہر زادی آنحضرت معدن برکت کی تہی بہیجا اور زبانی اوسکی یہہ کہلا بہیجا کہ ما العشق یعنی عشق کیا چیز ہی جب خادم موصوف نی روبروی سید احمد صاحب رفاعی جاکر لفظ ما العشق کو بیان کیا تو سید صاحب موصوف سنکر ایک آہ جگر دوز سینہ پر سوز سے نکالی اور فرمایا کہ العشق نار یحرق ماسوای اللہ تعالی چنانچہ اوس آہ جانکاہ کی تاثیر سے اول تو ایک درخت کو جسکے سایہ مین سید صاحب تشریف رکہتے تہی آگ لگ گئی اور من بعد خود سید صاحب بہی جلنی لگی یہان تک کہ کل بدن اونکا جلکر خاکستر ہوگیا اور بعد خاکستر ہونی کی پہر وہ خاکستر پانی سا بن گیا اور بمقام نشست برف کی مانند جم گیا وہ خادم یہہ حال پر ملال دیکہکر لرزان و ترسان بخدمت عالیہ حضرت آنحضرت کے حاضر ہوا اور کل کیفیت با دیدہ اشکبار عرض کی حکم ہوا کہ تم واپس اوسی مقام دلارام پر جاؤ اور جس جگہہ پر کہ جسم مبارک سید احمد صاحب کا گرمی محبت الٰہی سی اول

جلکر خاکستر اور فیوضات ربانی سی پانی ہوگیا ہی اوس مقام کو پانی اور گلاب وغیرہ
عطریات سی معطر کرو اور اوس پانی کی گرد اگرد بخور معطر جلاؤ کہ جسم مبارک سید صاحب
کا پہر بعالم عنصری رجوع کری کا چنانچہ خادم غوث اعظم نی وہان جاکر حسب الارشاد
تعمیل کیا ایک ساعت نگذری تہی کہ سید صاحب نی مقام فنا فی الفنا اور موتو قبل ان تموتوا
موتوسی پہر رجوع کیا اور وہ پانی قدرت ربانی سی منجمد ہوکر صورت جسم بن گیا اور
سید صاحب کلمہ کہتی ہوی اوٹہہ بیٹہی **شعر** قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آن کنی
مردہ را جانی تو بخشی زندہ را بی جان کنی + جب یہہ خبر فرحت اثر بحضور محبوب سبحانی
قطب یزدانی پہونچی تو فرمایا کہ جو اولیا اس مقام فنا در فنا مین پہونچ جاتا ہی پہر رجوع
ہونا اوسکا بعالم عنصری ممکن نہین ہی سوای دو کس اولیا کی کوی شخص پہر رجوع بعالم
عنصری نہین ہوا ایک تو یہہ سید احمد کبیر اور ایک ولیا اور کہ ایام سلف مین اوسپر
بہی یہہ ہی حالت وقوع مین آئی تہی **شعر** نہ سوار انکہ دیدند حسن یار + یافتند دریای
حسنش بی کنار + جملہ گشتند غرق بحر حسن دوست + نی خبر از بحر دارند بی کنار + ور رای
خادمان اہل خدمت و مریدان با ارادت واضح ہو کہ جناب سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ
مشہور بخواہر زادہ جناب غوثیہ مین حقیقت مین خواہر زادہ حقیقی نہین ہین بلکہ ایک عورت
سیدہ پاکدامنہ خاندان عالی شان جناب امام حسن رضی اللہ عنہ سی تہی اوسکی بطن سے
یہہ سید صاحب پیدا ہوئی اور جناب محبوب سبحانی اوس سیدہ کو اپنی ہمشیرہ کہہ کر پکارا
کرتی تہی اور سید صاحب اصحاب قدیم و محب صمیم جناب محبوب سبحانی تہی اور جسقدر
کہ نعمت ولایت اس خوان یغما سی ان سید صاحب کو حاصل ہوی ہی اور کو بہت
کم بہرہ یاب ہوا ہی اور جناب غوث الاعظم ان سید صاحب کی حق مین اکثر فرمایا کرتی
تہی **شعر** کذا ابن الرفاعی کان منی + لیسلک لی طریقی و اشتغالی
غزل از مولف چاندنی اس چاند کی روشن ہی گہر گہر نور کی + گویا دنیا یہ
بچہی ہی یہہ چادر نور کی + پرتو افگن آپ سی ہی نور ربانی ہمیش + کان ہین یک
آپ جون خورشید انور نور کے + آفتاب ماہتاب و حسن انسان و ملک + ہی یہہ

برکت اپنی الله اکبر نور کی + ہوں سراپا لطف جسپر آپ کی یا غوث دین + پای صورت
صورت ماہ منور نور کی + سامنی آجای جو اوس چہرۂ پر نور کے شکل بن جاہے گی اوسکے
بس سراسر نور کی + نور سی جسکی ہی روشن مردم چشم جہان + وہ کیا تابان ہی یہہ مشعل
جہان پر نور کی + آپ سی رہتا ہی سرور طالب انوار عشق + بخشدو اس بندہ خاکی کو پیکر
نور کی + **مناقب ہفتہ ہم در باب عنایت ہونی فرزند دلبند درگاہ**
عالی جاہ الہی سی بتوجہ موجہ محبوب سبحانی شیخ علی بن محمد عربی
کو راویان شیرین سخن و حاکیان نادر فن روایت کرتی ہین کہ شیخ علی بن محمد عربی
رہنی والی ملک عرب کی تہی اور اونکی مالداری اور متمولی کا یہہ حال تہا کہ عالم دنیا مین
خزانہ اور مال و ملک و املاک و مویشی کی اونکو کچہہ حاجت باقی نہ تہی مگر درخت زندگی اوسکا محض
بی پہل تہا یعنی کوئی فرزند دلبند اوسکی گہر مین نہ تہا **مثنوی** درخت زندگی رکہتا تہا
بی پہل + اسی سی رہتا تہا ہر وقت بیکل + خدا سی مانگتا تہا ایک میوا + کہ ہو دی بہی
اوسکی نام لیوا + جب سنین عمر شیخصاحب پچاس سال تک پہونچ گئی اور اولاد کیطرف
سی ناامید کلی ہوی تو یہہ طریق اختیار کیا کہ جس ملک اور جس مقام پر کسی اولیا مجذوب
یا سالک کی خبر پاتے تو اوسکی خدمت مین جاتی مگر ہر ایک اولیا سی اونکو جواب صاف
ملتا کہ تیری مقسوم مین بیٹا نہین ہی اور تیری حق مین دعا کسی اولیا کی موثر نہین ہوگی
آخر الامر وہ نامراد بطلب مراد راہی اشرف البلاد بغداد ہوا اور درگاہ والا جاہ آن شہنشاہ
پر آکر بعد تسلیم و تعظیم دست بستہ ہوکر کہڑا ہوا ہنوز زبان عجز بیان سی کچہہ عرض نہین کی تہی
کہ آنحضرت نی انکو مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای شیخ علی تیری مقسوم مین فرزند نہین ہی شیخ علی
استماع اس سخن دل شکن سی بچشم پرنم و دل پرغم بولا کہ یا حضرت مین خوب جانتا ہون کہ میری
بخت کم بخت مین فرزند نہین ہی مگر اب جو یہہ کمترین عقیدت آئین پاس دروازہ فیض اندازہ پر
آیا ہی یقین ہی کہ محروم نجای گا **از مولف** جو آوی در پہ تیری ڈہونڈہتا مراد کوئی + یقین
ہی پہر کی نجاوی گا نامراد کوئی + جناب پیر نی جو یہہ تقریر دلپذیر اوس فقیر کی سنی
تو براہ عنایت بی نہایت فرمایا کہ آ دست اپنی ہماری پشت سی لگا و ایک فرزند ہوش

ہماری صلب شریف مین باقی ہی سو ہمنی تجکو عنایت کیا اب وہ لڑکا جو ہماری نسبت مین
باقی تہا تیری گہر مین پیدا ہوگا اوسکا نام اگرچہ محمد ہی ہوگا لیکن ملقب بلقب محی دین ہوکر
مشہور و منظور خاص و عام ہوگا شیخ علی اس عطیہ کبری و عنایت عظمی کا شکرانہ بجالاکر
اور دربار دُربار حضرت سی رخصت ہوکر اپنی وطن مین پہونچا اور بعد انقضای ایام حمل
اوسکی گہر مین فرزند دلبند پیدا ہوا اور نام اوسکا محمد محی دین حسب الارشاد جناب پیران
محی الدین کی رکہا گیا اور وہ لڑکا اپنی وقت مین ایک قطب وقت وولی زمانہ ہوا اور
صدہا کتابین اونہون نی بعلم توحید تصنیف کرین اور مشہور ترین کتابین اونکی کتاب
فصوص الحکم و فتوحات مکیہ ہین کہ اسرار توحید الہی اون مین اچہی طرح سی بیان ہوئی ہین
اور حضرت شیخ محمد برہان پوری کہ اپنی زمانہ مین ایک گوہر یگانہ تہی فرماتی ہین کہ دو
ولی کامل و اولیاء اکمل امت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین پیدا ہوی ایک تو
جناب سلطان الاولیاء غوث الاعظم ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کہ محبوب
مرغوب ربانی اور اولیا ربانی ہوی اور دوسری محمد محی الدین بن شیخ علی عربی کہ خوشہ
چین خرمن جناب غوثیہ تہی ایسی ہوی کہ ہونا مشکل ہی کہتی ہین کہ جب شیخ محمد محی الدین بن
شیخ علی عربی تولد ہوی تو والد اونکی اونکو بحضور پرنور جناب غوث الاعظم لیگئی آپنی
پیار کی نظر سی اونکو دیکہا اور فرمایا کہ سبحان اللہ کیا مرید پیدا ہوا کہ اپنی وقت کا
ایک پیر روشن ضمیر ہوگا اور جو جو اسرار کہ اولیاء اللہ نی آجتک پوشیدہ رکہی ہین اپنی تصنیفات
سے ظاہر کریگا **غزل از مولف** آپکا جسکی طرف روی عنایت ہوجای + معدن نور
خدا بحر ولایت ہوجای + محنت کش مکش دو جہان سی ہو پاک + جسکو محبوب الہی سی محبت
ہوجای + ذرہ خاک وہین صورت خورشید + قطرہ بیقدری ابر کرامت ہوجای + پشت
پر جسکے ہو وہ پشت پناہ عالم + رستم عرصہ دین شاہ ولایت ہوجای + خادم زار سی کر و
تیرا ای سرور دہر + محض بیغم ہو اگر تیری حمایت ہوجای + **مناقب شہ دہم در**
بیان زندہ ہو جانی بضہ ہای مرغ بریان بتاثیر کلام محبوب
سبحانی اور مرجانا ایک اولیا کا مداحان جناب گیلانی ذو صافان

محبوب سبحانی روایت کرتی ہین کہ ایک روز جناب محبوب سبحانی بعالم سفر ایک شہر
مینوچہر مین تشریف فرما ہوی اور بازار پر بہار اوس شہر مین تبقریب سیر معہ چند احباب
جو ہمرکاب جناب کی تہی تشریف لیجاتی ہتی تو گیا دیکہا کہ ایک طباخی بیضہ ہای مرغ
بریان اپنی دوکان پر فروخت کر رہا ہی انحضرت معدن برکت نی اون بیضون کیطرف
دیکہکر فرمایا کہ اگر یہہ بیضی آگ مین بریان نہوتی تو البتہ زندہ ہوکر پرواز کرجاتی ہنوز
آنجناب اس سخن مین تہی کہ بتاثیر کلام کرامت فرجام غوثیہ کے بیضہ پہٹ گئی اور بیضون
کی اندر سی بچہ ہای مرغ نی نکلکر اوسیوقت پر و بال نکالی اور بال افشانی شروع
کی جب یہہ واقعہ عجیب و کرامت غریب محبوب سبحانی کے اوس شہر مین مشتہر ہوی اور اکثر
لوگ سکنای شہر سی شرفیاب خدمت والا درجت ہوکر مشرف بشرف خادمیت ہوی
تو ایک حضرت صاحب ولایت بہی اس شہر مین رہتی ہتی شہرہ کرامات غوثیہ سنکر وہ نہایت
گہبرای اور زبانی ایک خادم اپنی کی بخدمت والا مرتبت محبوب ربانی کی کہلا بہیجا کہ آپ
اس شہر مین مسافرانہ آئی ہو مناسب تہا کہ چند روز رہکر چلی جاتی اب جو آپ خود بخود
لوگونکو کراماتین دکہلا کر اپنی خادمیت مین داخل کرتی ہو تو اس سی صاف پایا جاتا ہی
کہ آپ ہماری ولایت پر دست تسلط دراز کرینگی اور ہماری طرف سی دل لوگونکی پہیر لینگی
اب یہی بہتر ہی کہ آپ اس مقام سی تشریف لیجائین یہہ کلام حماقت انجام اوسکی زبانی
خادم کے سنکر حضرت نی فرمایا کہ مالک الملک ذات عالیہ جات خالق الارض و السموات
کی ہی اور تمام ملک دنیا و عقبی اوسی وحدہ لاشریک کے قبضہ قدرت مین ہی اوس شخص کا
کیا رتبہ ہی کہ ملک کہی بلکہ اوسکو اپنی جان تک کا اختیار نہین ہی جب تک اجل اوسکے
قبض روح کو آویگا اوسوقت بموجب ارشاد اذا جاء اجلہم لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون
اوسکو کچہہ حیلہ نچلیگا اور بحالت لاچاری جان شیرین ہاتہہ سی دیگا جب یہہ جواب
باعتاب آنجناب کا زبانی خادم کی اوس شخص کی پاس پہونچا تو فورا بحکم رب العالمین
جان آفرین ملک الموت نی اوسکے جان قبض کری **فرد** ہران کہتر کہ با مہتر ستیزد
چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد **غزل از مولف** ہر کسی کان شاہ دین راندہ فرمان کی

کشور ملک جہانش در تہ فرمان شود + بر فلک باشد مکانش چون ہلال ماہ نو + ہر کہ پیش
خنجر ابروی او قربان شود + گر ببارد بر کسی باران لطف غوث پاک + از فلک خیل ملک
بروی گہر افشان شود + گشت منظور نظر ہر کس بآن منظور حق + از عنایاتش قبول درگہ
یزدان شود + مہربانی این چنین وز جلالت اینقدر + مردہ گردد زندہ از وی اہل جان
بیجان شود + گل خورد ہر کس ز عشقش بر دل بر داغ خویش + داغہای سینہ او غیرت
بستان شود + رحم کن بر سر و بیچارہ یا مشکلکشا + کن مدد بردنی کہ کار مشکلش آسان شود +

مناقب نوزدہم در بیان عطا ہونی فرزند دلبند بعنایت ربانی و توجہ محبوب سبحانی منکوحہ شیخ محمد عبد اللہ سہروردی کو

حاکیان صادق و
راویان واثق سی روایت ہی کہ منکوحہ دلجویہ شیخ محمد عبد اللہ سہروردی ایک دن
بخدمت باعظمت محبوب سبحانی حاضر ہوی اور کمال عجز سی دست بستہ ہو کر عرض کیے
کہ یا حضرت درگاہ عالی جاہ الٰہی سی مجہ ناچیز کو سب چیز عطا ہو چکی ہی مال اور دولت کے
کچہ کمی نہین ہی کس زبان سی شکر اوس رازق مطلق کا بیان کرون **بیت** اگر بر موی
من گردد زبانی + زتو رانم بہر یک داستانی + مگر ایک احتیاج فرزند دلبند کی باقی ہی
کہ خانہ مراد مجہ نامراد کا بلا چراغ فرزند کے تاریک ہے اسواسطے درگاہ عالم پناہ حضور
پر سایل ہون کہ میری واسطے جناب الٰہی مین سوال کیجئے کہ مجہ سایلہ کا سوال قبول ہو کر
ایک فرزند سعادت مند عطا ہو چنانچہ جناب غوثیہ نی عز علا مرشد اہل عرض کی سنکر
دست دعا بدرگاہ مجیب الدعوات اوٹہائی اور التجا کی کہ اس سایل بغم مایل کو حضور
پر نور سی ایک بیٹا عطا ہو ہاتف غیب سی ندا ہوئی کہ یہہ مراد اس نامراد کی تقدیر مین
نہین ہی آپنی باوجود ملنی اس جواب صاف کی مکرر عرض کی مگر پہر بہی وہی آواز عالم
غیب سی گوش زد آنحضرت کی ہوی چنانچہ تین دفعہ یہی معاملہ عمل مین آیا تیسرے
جواب سی مزاج کرامت امتزاج آنحضرت بحر کرامت کا آشفتہ ہوا اور آشفتگی طبعت
سی آپنی خرقہ مبارک اپنی دوش پردہ پوش سی اوٹہا کر ہوا مین پہینک دیا اور فرمایا کہ
جب تک کہ مراد اس نامراد کی حاصل نہین ہو گی خرقہ پوشی فقر الٰہی کی ہم پر حرام ہو گی

اسی اثنامین روح پرفتوح جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوی اور خرقہ مبارک
اپنا ہواسی لیکر آپکی دوش سی ہم آغوش کیا اور متبسم ہوکر فرمایا کہ ای نور العین دلبند حسنین
درگاہ الٰہی بی نیاز ہی وہان نیاز ہی درکار ہی ناز کا کچھہ دخل نہین ایسی ایسی ناز محضور
اوس خالق بی نیاز کی مناسب نہین خرقۂ مبارک پہنئی اور یقین ہی کہ بخاطر تجہ محبوب کے
یہہ نامرادبہی مراد حاصل کریگی یہہ ارشاد جدامجد کا سنکر آپنی عرض کی کہ الحمد للہ
والمنت کہ آگی بندہ اس کارخیر مین تنہا تہا اب جو خود دولت بہی تشریف لی آئی ہین
امید قوی ہی کہ اب یہہ بی کس اپنی دل کی ہوس کو پہونچ جائیگی ہنوز محبوب سبحانی
اسی کلام عنایت التیام مین تہی کہ جناب الٰہی سی ندا ہوی کہ ای محبوب مرغوب ومعشوق
مطلوب بر عایت تیری خاطر عزیز کے اس عورت کو بیٹا عطا ہوا یہہ بشارت الٰہی سنکر آپنی
اوس عورت کو مبارکبادی اور فرمایا کہ اب تیری بری دن گئی اور بہلی آئی جا و جناب الٰہی
سی بیٹا پاؤگی عورت خوش وخورم راہی اپنی گہر کی ہوی اور انہین ایام مین حاملہ
ہوکر بعد انقضای ایام حمل بحکم قادر مطلق اوسکی یہان ایک دختر تولد ہوی اگرچہ اوس
لاولدنی اس دختر کی ہونی کو بہی غنیمت سمجہا مگر چونکہ جناب محبوب سبحانی سی اوسکو
بشارت ہونی بیٹی کی تہی اسواسطی اطلاع اس امر کی اونسے بحضور محبوب الٰہی واجب جانی
اور اوس لڑکی کو اونسے لباس سرخ پہنا اور زیورسی آراستہ کرکر بدربار دربار غوثیہ
حاضر کیا اور عرض کی کہ یا جناب حضور کے جناب سے مجکو ارشاد عطای پسر کا تہا
مگر اب میری بخت کمبخت کی سختی سی یہہ دختر تولد ہوی ہی شعر ہرچہ ہست از قامت ناساز
بی اندازماست ✣ ورنہ تشریف تو بربالای کس کوتاہ نیست ✣ یہہ کلام اوس عقیدت
التیام کا سنکر حضرت نی فرمایا کہ دیکہو یہہ لڑکی نہین ہی لڑکا ہی اور نام اسکا ہمنے
شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر رکہا ہی اور یہہ لڑکا نہایت عمر دراز ہوگا اور ہوی ابرو
اور پستان اسکی بہت لنبی ہونگی اور زمرہ اولیاء اللہ سے ہوکر درجہ بلند پاویگا اور
مریدان باارادت اسکی ایسی صاحب ارشاد ہونگی کہ دونو عالم مین نامی وگرامی ہوکر
عزت عظیم حاصل کرینگی یہہ تقریر دلپذیر جناب پیرکی اوس دلگیرنی جو سنے اور لڑکے

اپنی کیطرف دیکہا تو حقیقت مین وہ لڑکی لڑکا نظر آئی شکر موہبت الٰہی بجا لا کر سجدہ شکر ادا کیا کہتی ہین کہ ابر و نکی بال شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کی ایسی درازی تہی کہ آپ ٹمبالونکو سر پر رکہتی تہی اور پتانون کو اپنی کتف مبارک پر ڈال دیتی تہے اور آپکی خادمان عالی شان بہی ایسی صاحب ارشاد ہوئی کہ بدرجات عالی غوثیت و قطبیت کی پہونچی چنانچہ شیخ بہاو الدین ذکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین ناگوری اور شیخ سعدی شیرازی بہی اونہین کی مریدان والا شان سی ہین کہ مراتب آن حضرات عالی درجات کی تمام عالم پر روشن ہین اور خاندان عالی شان سہروردیہ اونہین کے ذات بابرکات سی ظاہر ہوا

غزل از مولف غوث اعظم معدن نور وجمال حیدری

نور او شد بدر کامل از کمال حیدری + سیرت او سیرت ذات محمد یافتند + عینہ بودے حضال او حضال حیدری + سید والا مناقب آن شہ عالی جناب + بود فرزندے اولاد و آل حیدری + خلق حسن یافت محی دین ز اخلاق حسن + وصل شد با حق از اتصال حیدری + گشت اعجاز نبی از ذات پاک او عیان + ظاہر آمد از وجود او جلال حیدری + جد امجد را بدوش پاک خود برداشتہ + ز آسمان بر عرش بران شد ببال حیدری + فعل او فعل نبی رحمۃ للعالمین + قال او بس معتبر آمد چو قال حیدری + عید آمد در جہان شد دور غم در دو الم + شد عیان بر چرخ دین چون این ہلال حیدری + یافت آن لخت جگر از جد خود ارث بزرگ + نور معراج نبی قرب وصال حیدری + طرفہ تر رنگین گل زیبا ز بستان رسول + چون ثمر در باغ دنیا از نہال حیدری + وہ چہ کم گردد ز لطف عام تو یا محی دین + حصہ یابد چو سرور از نوال حیدری +

مناقب ستم در بیان خریدنی پارچہ بیش قیمت آنجناب کے ایک سوداگر سی اور رنجیدہ ہونا خلیفہ بغداد کا اور اپنی جرم کے سزا کو پہونچنا

مخبران ہزار داستان و راویان نادرہ بیان سی خبر ہی کہ شہر اشرف البلاد بغداد مین جس مقام عالی مقام مین دولتخانہ کرامت نشانہ محبوب سبحانی تہا وہان ایک سوداگر مسافر آیا اور ساتہ اوسکے کپڑا نہایت بیش قیمت ہمراہ

اورارادہ اوسکا یہہ تہا کہ اس کپڑےکو خلیفہ بغداد کی پاس حاضر کرکر قیمت بیش اور انعام
وافر پاوے گا جب سوداگرنی وہ کپڑا بحضور خلیفہ حاضر کیا اور عرض کی کہ اس کپڑےکی
قیمت ہزار دینار مجہ تاجر کو سرکار والا مقدار سی عطا ہون اور انعام علاحدہ ملکر
یہہ کپڑا خزانہ عامرہ مین رکہا جاوی خلیفہ نی جو ہزار دینار قیمت اوس کپڑی کی
سنی تو خریداری پارچہ سی انکار کیا سوداگر کہ محض بامید حصول منافع قطع مسافت
بعید کرکر بحضور خلیفہ حاضر ہوا تہا وقوع اس حال سی دربار خلیفہ سی مایوس ہوا اور
جس مقام پر فروکش تہا آکر نہایت بیقرار بحالت زار رونی لگا چونکہ وہ مقام مقام
دلارام غوث الاعظم سی قریب تہا خبر اوسکی بحضور پر نور محبوب سبحانی پہونچ گئی آپنی
ارشاد کیا کہ ایک خادم جاکر اوس تاجر مضطر کو معہ پارچہ حاضر حضور کری جب سوداگر
بحالت ابتر حاضر دربار فیض آثار ہوا تو آپنی وہ پارچہ سوداگر سی لیکر ارشاد کیا کہ اس
کپڑیکا پیراہن حضور انجناب کیوہ اسطی تیار کرو اور ہزار دینار خزانہ عامرہ ہماری سرکار
سی سوداگر کو دیدو جب سوداگر بحصول منافع اکبر اوس سرور جن و بشر سی رخصت ہوگیا
اور اوس کپڑی سی پیراہن آنجناب کا قطع ہوا تو بالشت بہر کپڑی کی پیراہن سی کمی ہے
اور عند العرض خدام کے آپنی حکم دیا کہ ہماری گلیم سیاہ کہنہ سی تہوڑا سا ٹکڑا کاٹکر
بجای کمی پارچہ کی لگادو اور پیراہن جلد تیار کرو چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوئے
اور بجای کمی پارچہ بیش قیمت کے پارہ پارچہ گلیم سیاہ کہنہ کا لگایا جاکر پیراہن
مبارک طول و عرض مین مطابق جسم شریف تیار ہوا جب یہہ خبر خلیفہ بغداد کو پہونچی
تو آتش رشک سی جل گیا اور وزیر باتدبیر کو حکم دیا کہ تم بحضور غوث الاعظم حاضر ہوکر
عرض کرو کہ خلیفہ وقت نی وہ کپڑا بیش قیمت تصور کرکر بحکم کلوا و شربوا ولا تسرفوا
ان اللہ لا یحب المسرفین خرید نکیا کہ ایسی کپڑی بیش قیمت کی خریدنی او نہی من عملن
اسراف تہا لیس آپکو مناسب نہتا کہ جس چیز کو خلیفہ وقت خرید نکری آپ خرید کرلین اس
سی نہایت خفت خلیفہ کی ہوئی کہ سوداگر اپنی دل مین تصور کرتا ہوگا کہ خلیفہ بغداد
کی پاس یا تو دینار نہتی یہ مفلس محض تہا دیا اونکے ہمت کم ہمت ایسی نہتی کہ ایسا

کپڑا بیش قیمت وہ خرید کرنا جب وزیر باتدبیر بحضور پیران پیر حاضر ہوا تو دیکہا کہ آنحضرت
ادنی کپڑی کا پیراہن پہنی ہوئی بیٹھی ہین اور بجای کمی کپڑی کی پیراہن مین ایک پارچہ
کہنہ ٹانکا ہوا ہی یہہ حال حیرت مآل دیکہکر وزیر بولا کہ بلی رہی عالی ہمتی جناب غوثیہ
کی کہ آنکی نظر فیض اثر مین یہہ کپڑا بیش قیمت اور پارہ سیاہ کہنہ ایک قدر اور منزلت
رکہتا ہی پس ایسی جناب کی سامنی جانا اور بی ادبی سی کلام کرنا عقل دور اندیش
سی نہایت بعید ہی غرض کہ وزیر کے دل مین ایسی دہشت اور رعب حضرت کا چہایا
کہ مارے خوف کی کلام نکرسکا اور واپس جاکر بحضور خلیفہ حقیقت حال عرض کی خلیفہ
وزیر پر نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنی فرزند کو بہت سی سوار پیادہ ہمراہ دیکر حکم دیا
کہ فی الفور بحضور محبوب سبحانی جاکر تقریر صدر عرض کرے جب فرزند خلیفہ مع
سواران ہمراہی بدروازہ محبوب الٰہی حاضر ہوا تو اوسوقت آنحضرت حالت مراقبہ
مین تہی شور و غل اہیان سواران سنکر آپنی سر مراقبہ سی اوٹہایا اور پسر خلیفہ
کو روبرو کہڑی ہوی دیکہا ہنوز کچہہ نوبت عرض اور تقریر کی نہین پہونچی تہی
کہ ملایکان حاضر الوقت کو ارشاد ہوا کہ پسر خلیفہ کو یہان سی اوٹہا کر ایسی مقام مین
پوشیدہ کرو کہ خبر اسکی کسی بنی نوع انسان تک نہ پہونچی موکلان الٰہی حسب الحکم
پسر خلیفہ کو اوٹہا کر لی گئی جب یہہ خبر حیرت اثر خلیفہ بغداد کو پہونچی تو سخت گہبرایا
اور فراق فرزند سی اتنا رویا کہ تمام منہہ اپنا انسوؤن سی دہویا مگر مارے خوف کے
خود بہی بحضور کرامت ظہور محبوب الٰہی کی حاضر نہین ہو سکتا تہا کہ اگر مین گنہگار
بحضور آن محبوب پروردگار حاضر ہونگا تو یقین ہی کہ مجہہ پر بہی یہی حالت پرآفت
گذرے گی جب کچہہ چارہ اپنی حالت آوارہ کا ندیکہا تو مستغیثانہ بحضور اپنی
مرشد کے حاضر ہوا اور حقیقت حال عرض کی مرشد خلیفہ نی ایک نقش لکہکر خلیفہ
کو عطا کیا اور حکم دیا کہ رات کو وقت سونی کی زیر بالین رکہنا اور جو کوئی خواب مین
نظر آوے اوس سی اپنا حال کہنا چنانچہ خلیفہ نی حارشع ستوا تر اوس نقش کو زیر
بالین رکہا تو شب اول بخدمت عالیہ حضرت صدیق اکبر و شب دوم بخدمت و نہمت الٰہا

عمر ابن الخطاب و شب سوم بخدمت بلند مرتبت عثمان ابن عفان و شب چہارم بخدمت
فیض مرتبت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین حاضر ہوا اور ہر ایک
حضرت والا درجت سے اپنا حال پرملال عرض کیا مگر ہر ایک جناب سے یہہ ہی جواب حاصل
ہوا کہ شاہ عبدالقادر جسکو باندہتی ہین وہی کہولتی ہین ہمارا اختیار اسباب مین کچہہ نہین
پانچوین رات خلیفہ بدربار دربار سید الانبیا علیہ الصلوہ الملک الاعلے حاضر ہوا و
بدیدہ اشکبار و چشم خونبار عرض کی کہ یا حضرت فرزند دلبند میرا جناب محبوب سبحانی
قطب ربانی شاہ عبدالقادر جیلانی کی قید مین ہی فی سبیل اللہ امداد ہو کہ دل
ناشاد میرا شاد ہو ارشاد ہوا کہ ہماری فرزند سعادتمند محی الدین کی قیدی کو
کوئی چہوڑ نہین سکتا اونہین کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر عرض کرو ورنہ
سوای ندامت کی کچہہ حاصل نہین ہو گا آخر الامر خلیفہ اپنی مرشد کو شفیع گردانکر
نالان و گریان بدرگاہ عالی جاہ محبوب سبحانی حاضر ہوا او دست بستہ ہو کر عرض
کی کہ خلیفہ نامراد بادل ناشاد حاضر دربار فیض آثار ہوا ہی اور اپنی جرم کا معترف
ہو کر امیدوار معافی تقصیر **غزل از مولف** عفو کر دیجی میری تقصیر کو + شاد کر دو
اس دل دلگیر کو + قید سی غم کی مجہی دیجی خلاص + توڑ دیجی گا میری زنجیر کو + کسکو
یہہ رتبہ ملا تیری بغیر + کون پہونچا ہی تیری توقیر کو + پیر تم ہو دستگیر دوجہان +
بخش دیجی اس ضعیف و پیر کو + جیسے سرور ہے تمہارا خاکبوس + خاک سمجھے
ہی زر و اکسیر کو + جب تضرع و زاری اوس بغدادی فریادی کی بحد نہایت پہونچی
تو جناب پیرنی تقصیر اوس دلگیر کی معاف کی اور نظر اوٹہا کر آسمان کیطرف
دیکہا تو یکایک فرزند خلیفہ کا اوسی طرح ظاہر ہو گیا اور حاضر ہو کر اداب بجالایا
اور باپ کی قتل کو امادہ ہو کر بولا کہ ای ظالم تونی کیا ظلم مجہہ مظلوم پر کیا کہ ایسی
مکان عالی شان سی کہ وہان مجکو دن عید اور رات شب برات ہتی طلب کیا کہ
تیری تمام سلطنت اوسکی آگی ایک جو کو بہی نہین بک سکتی او خلیفہ بغداد بعد ا
فرزند دلبند خوش و خورم ہو کر بعد ادای شکرانہ روانہ ہوا **غزل از مولف**

جناب غوث اعظم خاک کو کیتیر کرتی ہین + اگر کج ہو کوئی سید ہا بشکل تیر کرتی ہین +
لکھون اب مین بہلا تعریف کیا اوس پیر دورانکی + ثنا جس کی پیر ہر ایک جہان او پیر کرتے
ہین + یہہ وہ در ہی جہان شاہان عالم سجدہ کرتی ہین + فقیر آجای گر ابن در یہ میران میر
کرتی ہین + جناب قادری قادر ہین ایسی ساری عالم پر + کہ وہ قدرت سی اپنی بندش
تقریر کرتی ہین + تصور جسکو دیدیتی ہین اپنی عشق باطن کا + اوسی بس محو کرکے
صورت تصویر کرتی ہین + توجہ ہوا گر ایک آن ہین کافر مسلمان ہو + گدای بینوا
کو شاہ با توقیر کرتی ہین + عجب درگاہ والا ہی کہ اس دربار عالی پر + ہزارون التجا
جون سرور دلگیر کرتی ہین + **مناقب بست دکیم در بیان عطا ہونے
فرزند کے ایک لاولد کو بتوجہ موجہ محبوب سبحانی قدس اللہ
سرہ السامی** شیخ داؤد بندگی ولی بنجاب رحمۃ اللہ علیہ کہ حضوری دربار
دربار غوث الاعظم تھی فرماتی ہین کہ ایک کس بی کس بحضور آن دادرس حاضر ہوا اور
عرض کی مجھ بیوسیلہ بی حیلہ کے گھر مین کوئی چراغ نہین ہی کہ جس سی کاشانہ مجھ بینوا
کا روشن ہووی لہذا آستان فیض توامان پر آیا ہون کہ اس نامراد کو بحصول مراد
دلشاد کر یعنی فرزند دلبند جناب الٰہی سی عطا ہو **ازمولف** تیری در پہ آیا ہون
امیدوار + کہ ہو آپ محبوب پروردگار + کرو لطف اس بندہ زار پر + کہ حاصل ہو
مقصود دل ایک بار + جناب محبوب سبحانی نی دست دعا بدرگاہ ربانی اوٹھائی
اور اوس دل شکستہ خاطر خستہ کیواسطے بیٹا طلب کیا اور سائل سی مخاطب
ہو کر فرمایا کہ ہمنی تیری واسطی جناب الٰہی سی فرزند طلب کیا سو عطا ہوا مبارک ہو
چنانچہ اوسی روز عورت اوسکی حاملہ ہوی اور بعد انقضای میعاد بحکم قاضی الحاجات
دختر پیدا ہوئی وہ درویش دلریش دختر کو لیکر بجناب غوثیہ حاضر ہوا اور عرض کی
کہ حضور سے وعدہ عطای پسر جناب الٰہی سی تھا مگر نحوست طالع میری سی یہہ دختر
تولد ہوی **ازمولف** ہون دل و جان سی مین اوسکی رضا پر راضی + رات دن
رہتا ہون مین اوسکی قضا پر راضی + پیر جہان گیر یہہ تقریر اوس دلگیر کی سنکر

متبسم ہوی اور فرمایا کہ اس دختر نیک اختر کو انہین کپڑون مین لپیٹ کر گہر مین
لیجاو وہان جاکر دیکہا کہ لڑکا ہی یا لڑکا جب درویش گہر مین آیا تو لڑکی کو
لڑکا پایا شکرانہ بجالایا **غزل از مولف** جناب غوث اعظم جسکو دل سی پیار کرتی
ہین + تجلی انجم اوسکو مطلع الانوار کرتی ہین + جو دل بستہ ہو اوسکو غنچہ خوشتر نگ
کردیوین + اگر ہو خار اوسکو صورت گلزار کرتی ہین + جو سر رکہی کوی اونکی سر
دار محبت پر + وہین وہ سرور عالم اوسی سردار کرتی ہین + پشیمان ہو جو اپنی جرم سے
مجرم کوئی اگر + اوسی مجرم کو فوراً محرم اسرار کرتی ہین + جواہر ہو جو آدی سنگ
بی ہنگ آپ کی در پر + اگر قطرہ ہو اوسکو ابر گوہر بار کرتی ہین + جو ہین بدخواہ
محی الدین وہ ہین دشمن ہمیشہ کے + وہ ہین پیاری خدا کی جو کہ اوسکو پیار کرتی ہین
عجب الطاف ہین مصروف مجہ عاجز کی حالت پر + عجب شفقت بحال سرزنا دار
کرتی ہین +

مناقب بست و دوم دربیان احوال ایک مرد بافندہ مرید واثق آنحضرت معدن برکت کے

راویان راستی شعار و مشایخان صدق گفتار روایت کرتی ہین کہ جناب سلطان الاولیا رسید الاصفیاء
محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی ایک روز شہر دار الامان گیلان سی سیر و تفریح کا
کی لئی بجانب صحرا تشریف لیگئے اتفاقاً سیر کرتی ہوئی ایک موضع مین رونق افروز
ہوی اور اوس گانو مین ایک سپید باف سینہ صاف رہتا تہا اور اپنی کام نیک
انجام مین اوستاد حق یاد تہا اور اوسکا دستور مشہور یہ تہا کہ تمام سال مین ایک
تہان بافتہ دل آشفتہ بنتا تہا اور تہان تیار کرکر بخدمت بادشاہ والا جاہ گذرانتا تہا
اور اوسکی قیمت سی گذارہ اوقات کرتا تہا جب اوسنے آوازہ فیض اندازہ آمد آمد جناب
غوثیہ کا سنا تو صدق دل محبت منزل سی شرفیاب خدمت سراپا برکت ہوکر بزمرہ
خدام والا مقام داخل ہوا یہان تک کہ کبہی جدای محبوب الہی کی اوسکو منظور نہی
اور درِ دولت خانہ کرامت نشانہ حضرت پر اوسنے دوکان کارخانہ سپید بافی کے
جاری کرکر یہ معمول رکہا کہ تمام سال مین بمحنت شبانہ روز دو تہان بافتہ کیے

تیار کر کر ایک تہا اول بحضور محبوب سبحانی پیش کرتا اور دوسرا بخدمت بادشاہ لیجا کر
در قیمت حاصل کرتا آخر کار کسی غماز دغا باز نی یہہ خبر بادشاہ تک پہونچائی کہ وہ بافندہ
سال بہر مین دو تہان بافتہ کی بنکر جو تہان اوس مین سی قسم اول او رعمدہ ہوتا ہی
وہ اپنی پیر روشن ضمیر کی خدمت مین گذرانتا ہی اور دوسرا تہان جو ناپسند ہوتا ہی
وہ حضور مین کرتا ہی بادشاہ نی جو یہہ کلام نا فرجام اوس بد انجام کی سنے تو آتش
حسد اوسکی مجمر سینہ پر کینہ مین مشتعل ہوی اور بافندہ کو طلب کر کر حکم دیا کہ آیندہ
دو نو تہان جب تو تیار کیا کری تو ہماری پاس حاضر کیا کر دو نو تہان سی جو پسند
خاطر ہماری ہوگا وہ ہم لی لیا کرینگی دوسری کی واسطی تجکو اختیار ہوگا کہ اپنی
مرشد ارشد کی خدمت مین گذرانی اور اگر خلاف حکم تعمیل ہوگے تو تمہاری حق مین
بہتر نہین ہی بندہ بافندہ نی اگرچہ روبروی بادشاہ حسب مصلحت وقت آری دبلی
کیا مگر دل مین نہایت پر غضب تہا اور بجناب غوثیہ حاضر ہو کر عرض کی کہ یہہ بادشاہ
ناآگاہ ناحق مجہ بی گناہ پر غصہ ہوا ایسی شخص کو سزای کلی ہو کہ دوبارہ کوئی ناکارہ
بچشم حقارت خادمان حضرت کی طرف نہ دیکہی ارشاد ہوا کہ بابا ہم اور تم دونو فقیر
ہین فقیر ونکو ایسا غصہ نچاہئے پہر وہ بادشاہ تجہ پر غضبناک نہوگا غرض کہ حضرت
بافندہ کئی دفعہ وقت بوقت بادشاہ کے سزا کے واسطے بجناب غوثیہ عرض کرتا
رہا ایک دن آنحضرت کہ بحالت جلالت تہی بافندہ نے موقع پاکر عرض کی کہ حضور
سی آج تک اوس بادشاہ ناانصاف کو سزا نہین ہوی اور اوس بادشاہ ناحق آگاہ
نی مجہ بی گناہ کو ناحق سمجہا ہی ناسزا کہی تہین جب تک کہ حضور سے ایسی ناحق
شناس ناسپاس کو سزا نہوگی حق رسی اس خادم درگاہ کی نہین ہوتی اوسوقت
روبرو حضرت کی ایک پیالہ سی کار کہا تہا آنحضرت نی ایک نقش پیالہ مین لکہکر پیالے
حوالہ بافندہ کی کیا اور فرمایا کہ اس پیالہ کو اولٹا کر دکہہ دو بافندہ نی جو اوس
پیالہ کو اولٹایا تو یہہ حال ہوا کہ جسقدر لشکر اور ملک اوس بادشاہ کا تہا معہ بادشاہ
سب کا سب زیر پیالہ آگیا اور بنی آدم کی نظر سے گم ہو گیا اور اوس دنون مین

والدہ اوس بادشاہ کی واسطی اداے حج کی بمقام عالی مقام حرمین الشریفین زادہما
اللہ شرفاً گئی ہوئی تہی جب اوس آئی اور اپنی بیٹی کی ملک کے سرحد کو پہونچی تو کہین
نام ونشان اوس بی نشان کا نپایا ہر چند بیابان بی پایان مین تگ و دو کی مگر
کہین نام اوس گم نام اوس نام کا نہ سنا از مولف نہ تہا ملک او رنہ نشہ ملک کا +
نشان تہا نہ زیر نگاہ ملک کا + آخر الامر جب ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے تہک گئے تو بخدمت
ایک درویش سعادت کیش کے کہ اوس جنگل مین رہتا تہا اور اکثر اشخاص عام و خاص
اوس سی کامیاب ہوتی تہی حاضر ہوکر بچشم گریان وسینہ بریان عرض حال پر ملال
کری درویش صفا کیش نیک اندیش نے جو سر گذشت اوس دل ریش کی سنی تو حالت
پر آفت پیرزالہ پر رحم کہا کر ایک تعویذ عطا کیا اور حکم دیا کہ چاندی مین رکہکر سونیکی
وقت اپنی سر کی نیچی رکہہ لینا جو کوئی شخص خواب مین نظر آوے اوس سی اپنا حال
عرض کرنا چنانچہ پیرزالہ کہن سالہ حسب الارشاد درویش صفا کیش عمل کیا تو اول وہ
پیرزال بحضور چہار خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوی اور من بعد
بحضور رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم شرفیاب ہوکر عرض حال بدیدہ اشکبار عرض
کی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام حالت پر حیرت پیرزالہ سنکر متوجہ جناب الٰہی ہوئے
کہ الٰہی یہہ ایسا کون زبردست صاحب زور ہی کہ ایسی قدرت اوسکو تجہ قادر علے
الاطلاق سے حاصل ہی کہ اوسنے کل ملک اور بادشاہ اور لشکر اور خزانہ سب کا
اوس شخص کا غارت کر ڈالا ہی ندا ہوا کہ غوث الثقلین آپکی نور العین حسنین ہی
جنکی خادم کی بی ادبی سی لڑکا اس پیرزالہ کا ماخوذ ہی یہہ سنکر آنحضرت نی سجدہ
شکر ادا کیا شکرانہ اسبات کی کہ ایسا ولی صاحب قدرت سواے اولاد ہمارے کے
اور کوئی نہین ہی من بعد جناب رسالت مآب بعالم باطن متوجہ جناب محبوب
سبحانی ہوی یعنی نہ اوس پیرزالہ کی مدد و تخانہ کرامت نشانہ غوثیہ رونق افزائی
کی اور جناب غوثیہ سی استفسار حال زال پیر سال فرمایا جناب محبوب سبحانی نے
اوسی بحر بافندہ کو روبروی جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر پیش کیا اور

عرض کی کہ کل حال اپنا یہہ سپید باف سینہ صاف عرض کردیگا چنانچہ بافندہ سرافگندہ نی ہاتہہ باندہکر
کل احوال بحضور آن مظہر عرض کیا اور عرض پرداز ہوا کہ ہم لوگ کمترین خدام بارگاہ فلک پایگاہ غوثیہ
ہین ہماری عزت اور حرمت بندگان حضور کے اختیار مین ہی آخر الامر بسفارش خاتم المرسلین
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم تقصیر اوس بادشاہ حال تباہ کی معاف ہوئی اور سفید باف نے
حسب الارشاد جناب غوثیہ وہ پیالہ جسکی بہیجی تمام لشکر اور بادشاہ اور ملک قید تہا سپید کردیا
پیالہ کی سپید ہوتی ہی بیرزال فرخندہ فال کی بخت سپید ہی ہوگئی اور نہایت خوشدل
اور خوشحال ہوکر جلد ملک اپنے کی پہونچی اور فرزند دلبند سی ملکر تمام احوال بیان کیا
اور تاکید شدید کی کہ ایسی جناب کی خادمان عالی شان کی حق مین بی ادبی سی سخن نکہتا ہین
تو پہر خلاصی محال ہی کی چنانچہ وہ بادشاہ از روی صدق باطن معہ اپنی والدہ کی اپنی ملک سے
روانہ ہوکر بوسیلہ جمیلہ سفید باف بحضور جناب غوث حاضر ہوا اور سلک خدام ذوی الاحتشام
قادریہ مین منسلک ہوکر بہرہ یاب دنیا و آخرت ہوگیا **از مولف** تابکسکی کب ہی اتنا حوصلہ
انسان کا + سامنا کری کوئی اوس شاہ عالی شان کا + تہام سکتا ہی کوئی بہی وار اوس تلوا
کا + حملہ سر کرکون لی اوس خنجر بران کا + قاتل کفار عالم رستم میدان دین + وہ جگر گوشہ
ہیبت بیانا شہ مردان کا + کونسا گل ہی وہ ہمرنگ گل باغ رسول + سرو ہمسر کون ہی اوس
حیدری لبستان کا + کونسی گردن نہین خم اوسکی بار حکم مین + کون سر اوسکا نہین ہے زیر بار
احسان کا + کونسی جن و ملک اون سی نہین ہین بہرہ ور + کونسا انسان نہین ہی فضلہ
خوراس خوان کا + پر گناہ پر جرم و پر عیب و خطا ہی یہہ غریب + بخش دیجی گا عطا اس زر نادان
کا +

مناقب بست و سیوم در بیان ایک ہندو مرید حضرت غوث الاعظم کی کہ بعد مرنے کے اوسکی نعش آگ مین نہ جلتی تہی اور پہر حسب الارشاد غوثیہ غسل و جنازہ اوسکا بطریق اسلام ہوکر دفن کیا گیا

جناب نظامی عماد
علوی ابن شاہ محمد بن قدوۃ العارفین وجیہہ الدنیا والدین قاضی علوی رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہی اور وہ فرماتی ہین کہ شہر برہان پور مین دیوار بدیوار گہر ہماری کی ایک ہندو
قوم کہتری رہتا تہا اور بجان و دل سی معتقد حضرت محبوب سبحانی تہا اور جس سی نام نامی و

واسم گرامی آنجناب عظامی سن باتا جان و مال اپنا اوس پر قربان کردیتا اور ہر روز عرس یعنی
سالینہ حضرت وہ بندہ و قائم اقسام طعام لذیذ تیار کراکر اکابر و افاضل وقت کو کھلاتا
اور روشنی از حد زیادہ کرتا تہا ناگہان بحکم قادر جان ستان وہ عاشق بیجان مرگیا تو متعلقان
اوسکے حسب رسوم کفار نابکار لاش اوسکی بمقام مرگہٹ واسطی جلانی کی لی گئی اور مستعد
جلانی کی ہوکر لاش کو لکڑیون مین رکہا اور آگ دی دیمی اور تیل اور گہی معمولی بہی ڈالا
جوکہ وہ بندہ بندہ درگاہ عالم پناہ شاہنشاہ ولایت تہا آگ نی ایک بال بہی اوسکا نجلایا
کفار نابکار یہہ حال پر ملال دیکہہ کر سخت گہبرائی اور تیل اور گہی آگ پر او مضاعف کیا پہر
بہی بحکم قلنا یانار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم آگ مین کچہہ اثر پیدا نہوا اللہ اعلم ہر کہ سر بر آستان
عبد قادر داشتند ⁂ خوف دنیا بیم عقبی از جہان برداشتند ⁂ یافتند از آستانش دولت دنیا و
دین ⁂ از حکومت سر بچرخ چارمین افراختند ⁂ جب کفار نابکار اپنی ارادہ ناپایدار سی مایوس
ہوئی تو یہہ ارادہ کیا کہ اس مردہ دل افسردہ کو آگ سی نکالکر دریای ناپیدا کنار مین بہا دین کہ
وہان یہہ لاش دل خراش طعمہ ماہی و نہنگ ہوجاوی گی اتفاقاً ایک درویش صفا کیش
خادمان جناب غوثیہ سی اوس شہر مین رہتا تہا اوسکو بعالم باطن پیشگاہ جناب محبوب سی
یہہ ارشاد ہوا کہ آج ایک ہندو کہ ظاہر بصورت کفار اور دل سی کلمہ طیبہ سی اقرار کیا ہوا ہی
فوت ہوگیا ہی اور متعلقان اوسکی اوسکو آگ مین ڈال کر اینداوتی ہین اور اب ارادہ یہہ اپنی
دریا مین کا کرتی ہین سو تم وہان جاؤ اور لاش اوس نیک معاش کی اون اوباشوں کی ہاتہہ سے
لیکر حسب آئین ہہین شلام ذوی الاکرام دفن کرو اور مشہور کرو کہ یہہ قبر مسمی سعد اللہ
کی ہی جسکا یہہ نام نامی بحضور محبوب سبحانی رکہا گیا ہی چنانچہ وہ درویش مانند اقربا و خویش
بادل ریش و چشم اشکبار اوس خادم زار کی لاش پر حاضر ہوا اور اوسکے اقربا کو اس حال
سی مطلع کیا کہ یہہ شخص منظور جناب پرنور محبوب ربانی ہی اسکو آگ نی کیا لاگ اور پانی
سی کیا مطلب یہہ لاش میری حوالہ کرو کہ مین اسکو بطریق اسلام نیک انجام دفن کرون اگرچہ
وہ کفار سیاہ کار روادار اسبات کی نہ تہی مگر جار ناچار تن برضا دیکر لاش اوسکی حوالہ درویش
کی کری اور درویش صفا کیش نی اوس مسلم اسلم کی لاش بعد غسل بتکبیر ادای نماز جنازہ

دفن کی **رباعی** ای برادر گر ہمی خواہی بعقبی سروری + باش در دنیا ز کلب آستان قادری +
بالیقین یابد نجات و گردد از اہل بہشت + ہر کہ او باشد مرید خاندان قادری **از مولف**
منکہ پابوس سگ درگاہ عبد القادرم + خاک پابوس جناب شاہ عبد القادرم + گشت گمراہ
آنکہ او گردید گم زین راہ راست + شکر ایزد را کہ من بر رہ عبد القادرم + من چہ غم دارم ز
بدخواہان خود اندر جہان + بندہ درگاہ بی پرواہ عبد القادرم + فخر من این بس کہ در عالم
زصدق جان و دل خادم دربار عالی جاہ عبد القادرم + سرورم من خادم عالی جناب محی دین
از نمک خواران شاہنشاہ عبد القادرم + **مناقب بست و چہارم در بیان سکنای**
اوس شہر کے کہ بسبب تعظیم نام نامی و اسم گرامی محبوب سبحانی کے
ماتحت کسی حاکم کی نہ تہی اور نہ کسی چور اور قزاق کا اونکو خوف تہا
خادمان صدق شعار و راویان راست گفتار روایت کرتی ہین کہ ایک درویش سعادت کیش خادمان
جناب غوثیہ سی شہر اشرف البلاد بغداد سی بارادہ سیر و سیاحی روی زمین روانہ ہوا شہر بشہر
اور ولایت در ولایت سیر کرتا پہرتا تہا اتفاقاً ایک شہر مینو چہر مین وارد ہوا اور اوس
شہر کا یہہ حال تہا کہ سکناءی وہان کی کسی حاکم یا بادشاہ کی ماتحت حکومت نہ تہی ہر ایک
اہل شہر اپنی اپنی گہر مین گویا حاکم تہا اور نہ اوس شہر کی رہنی والی کسی دین یا مذہب کے
پابند تہی مگر یہہ دستور اونکا تہا کہ آٹہوین روز بروز چہارشنبہ تمام مرد و زن شہر سی باہر
جاکر ایک تالاب پر کہ متصل شہر واقع تہا غسل کیا کرتی اور ایک دیگ بلب تالاب رکہی تہی
ہر ایک آدمی حتی التوفیق میدہ یا شکر یا گہی لاکر اوس دیگ مین داخل کر دیتا اور رات کو
تالاب پر رہکر پنجشنبہ کے دن اوس میدہ اور شکر وغیرہ سی حلوای لذیذ بناکر آپس مین تقسیم کرتی
اور بعد فراغت شہر مین آجاتی اور بلا خوف کسی حاکم اور چور اور راہزن کے بآرام تمام
زندگی کرتی جب اوس درویش صداقت کیش نی یہہ طریق اونکا دیکہا تو پوچہا کہ تم اس
طریق پر کس معبود کی عبادت کرتی ہو اور دین اور آئین تمہارا کیا ہے ایک شخص بولا کہ یہہ
عبادت کسی معبود کی نہین بلکہ یہہ دن ایک بزرگ کا ہم کرتی ہین کہ سوای خدا کی کوئی جا
رتبہ اوس سی نہین ہی پروز چہارشنبہ روزہ اوس نیک سیرت کا ہم رکہتی ہین اور پنجشنبہ

پنجشنبہ حلوا بناکر اور اوسکی نام پر تقسیم کر کر روزہ افطار کرتی ہین اور اسم شریف اوس بزرگ کا ہم عام لوگ نہین جانتی ایک شخص ہم مین سی بہت بڑا ہی اوسکو حضرت کا نام عالی مقام معلوم ہی اگر تم کو بہی دریافت کرنا ہی تو اوس سی کر لو چنانچہ وہ درویش نیک اندیش اوس شخص کا نام و نشان پوچہتا ہوا اوسکی پاس پہونچا اور نام نامی اوس سی دریافت کیا وہ بولا کہ ہم بلا غسل کی نام گرامی اون حضرت کا زبان پر نہین لاتی تم بہی بروز چارشنبہ روزہ رکہکر تالاب پر آب پر جو باہر اس شہر کی واقع ہی حاضر ہونا اسم گرامی آنجناب سے تمکو مطلع کیا جاوی گا غرض جب موقع روز چارشنبہ کا پہونچا اور تمام زن و مرد ساکنان شہر تالاب پر گئی تو یہہ درویش بہی حاضر ہوا اور اوس پیر روشن ضمیر کے پاس جا کر منتظر ایفای وعدہ ہو کر بیٹہہ گیا بعد غسل و طہارت بدن وہ پیر خوش تقریر مخاطب بدرویش ہوا اور ایک کتاب کہ نہایت تکلف سی مطلا ہوی تہی اور اوسمین نام گرامی آنحضرت کا بآب طلا لکہا ہوا تہا جیب سی نکالی اور بعنایت ادب سی مودب ہو کر بیٹہا اور پہلی کتاب کو سر پر رکہا اور پہر آنکہون سی لگائی اور بعد ازان کتاب کہولکر بولا کہ سنو بہائی اگرچہ نام نامی و اسم گرامی آنحضرت کی بہت ہین شمار مین نہین آتی مگر اسم اعظم یہہ ہی کہ نام نامی اوس ذات گرامی کا غوث الثقلین نور العین حسنین محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی مقبول سبحانی ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی ہی مولد آپکا دار الامان گیلان اور مسکن اشرف البلاد بغداد ہی اور ایک شخص معتقدان آنحضرت معدن برکت سے وارد اس شہر کی ہوا تہا ہم اون دنون مین حکام ظالم اور قطاعان طریق کے ہاتہہ سے بجان تنگ تہی اوسنی ہم کو یہہ تعلیم کی کہ اگر تم بروز چارشنبہ روزہ رکہو اور پنجشنبہ کی دن حلوا آپکی ارواح کا بنا کر اور باہم تقسیم کر کر روزہ افطار کرو اور نام آپکا کبہی بلا غسل زبان پر نہ لاو تو کوی حاکم و بادشاہ تم پر حکومت نکرے گا اور کسی جور یا قطاعان طریق کا خوف نرہی گا چنانچہ اوس روز سی ہم یہہ ہی عمل کرتی ہین نہ ہم کسی حاکم کے رعایا ہین اور نہ کسیکا خوف ہمکو دامنگیر حال ہی بآرام تمام گزران کرتی ہین ایک دفعہ ایک بادشاہ عالی جاہ نی ارادہ تسخیر اس شہر کا کیا تہا اور فوج دریا موج وانہ کی تہی

سوہم نی دروازی شہر کی بند کر لئی تہی رات کو بحکم الٰہی اوس لشکر پر ایسی آگ برسی کہ
تمام اسباب جل گیا اور لشکریان جان بسلامت لیکر بہاگ گئی اوس روز سی کوئی حاکم اس شہر
کی طرف رخ نہین کرتا بلکہ ایسی خوف کرتی ہین کہ جو کوئی اس شہر کا رہنی والا دوسری شہر
مین بسبب کار ضروری کی جاتا ہی حاکم وہان کا استقبال کو آتا ہی اور اپنی علاقہ سی صحیح
وبسلامت پہنچا دیتا ہی درویش صفاکیش یہہ تقریر اوس پیر روشن ضمیر کی سنکر بولا کہ سچ
ہی جناب غوثیہ ایسی ہی ہین کہ جیسا تمہارا اعتقاد ہی مگر تم پر واضح ہو کہ سب کا خالق اور
رازق خدای عزوجل ہی اور اونکی بعد جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر ہین کہ جنہون نے
باعزاز رسالت معزز ہوکر ہر اک گروہ کو راہ راست دین اسلام دکہلایا اور جناب غوث
الثقلین اونہین کی فرزند دلبند ہین تمکو مناسب ہی کہ دین محمدی کی شرائط موجب
عمل کرو تو اوس جناب مین اول سی زیادہ عزیز ہو گی جب یہہ تقریر دلپذیر اوس درویش
نیک اندیش کی کل سکنای اوس شہر نی سنے تو سب نے بہدایت ایزدی تعلیم دین محمدیؐ
پائی اور شرف بشرف اسلام ہوی اللھم شرفنا بشرف الاسلام وھدنا بطریق
الھدایۃ والنجاۃ ادخلنا فی دار السلام بحق محمد والہ واصحابہ اجمعین غزل
از مولف تہ گرمی سائی جبین بر آستان قادری + سروری حاصل کنی بر خادمان قادریؒ
آن جناب صاحب الامراتب محی دین + ثبت بر عرش معلی شد نشان قادری + ہر کہ شد
زیر نظر شد اولیای نامور + شان عالی یافت در یکدم ز شان قادری + چون گل خندان
رخا در درد غم شد باک دم صاف + یافت بوہر کس ز بوئی بوستان قادری + نام نامی یافت
آن خیر الاثر در جن و انس + وز ملایک گشت بالاتر مکان قادری + شد شہنشاہ ولایت
حاکم اقلیم دین + ہر کہ شد کمتر گدای آستان قادری + بر در اہل جہان ہرگز نہ ادی احتیاج
سرور راز ہست از دل مدح خوان قادری + مناقب بست و پنجم دربیان شفا پانے
ایک درویش مریض سے بتوجہ موجہ جناب محبوب سبحانی قدس اللہ
سرہ راویان با اعتقاد ہونا گویان حق یادسی روایت ہی کہ جب جناب ولایت مآب
محبوب سبحانی بارشاد ربانی دار الامان گیلان سی رونق افزای اشرف البلاد بغداد ہوئے